لا تهنوا ولا تحزنوا وأنتم الأعلون إن كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telographic Address,
" Alhilal Calcutta "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷/۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۵ | کلکتہ چہار شنبہ ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۲

Calcutta: Wednesday, July, 8, 1914.

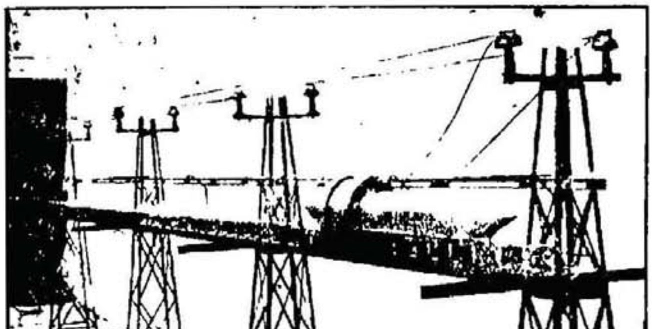

AL-HILAL.
Proprietor & Chief Editor,
Abul Kalam Azad
14, McLeod Street
CALCUTTA
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly 4-14

الهلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانه — ۸ — روپیه
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنه

نمبر ۲ | کلکته: چهار شنبه ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ هجري | جلد ۵

Calcutta: Wednesday, July, 8. 1914.

شذرات

حادثهٔ کرانچي

کرانچي کي بائسکوپ کمپني کے مقدمے کے متعلق پچھلے هفتے هم نے کچھه نهيں لکها - باوجوديکه همين معلوم هوچکا تها که مجسٹريٹ نے مقدمه خارج کرديا هے -

اسکا سبب يه تها که تفصيل صحيح کے منتظر تهے اور اُن وجوه کو معلوم کرنا چاهتے تهے جنکي بنا پر مقدمه خارج کيا گيا هے -

جس تار ميں مقدمے کے خارج کيے جانے کي خبر دي گئي تهي ' اسي ميں مير محمد ايوب صاحب بيرسٹرات لا کرانچي کا يه بيان بهي نقل کيا تها که " اس فلم کو (حضرة) پيغمبر اسلام (صلے الله عليه وسلم) سے کوئي تعلق نهيں " نيز ظاهر کيا تها که انهوں نے يه راے فلم کے ديکهنے کے بعد قائم کي هے -

مجسٹريٹ شهر نے خود جاکر اس فلم کو ديکها اور اسکے بعد مدعي سے کها که مقدمه اُٹها لے - اُس نے انکار کيا اور مقدمه خارج کرديا گيا -

اس تار کے پڑهنے سے يه خيال پيدا هوتا تها که بهت ممکن هے ' اس معاملے ميں عام مسلمانوں کو کچهه غلط فهمي هوگئي هو' اور انهوں نے عربي لباس ميں تصويريں ديکهکر بجاے خود يه نتيجه نکال ليا هو که پيغمبر اسلام (صلے الله عليه وسلم) کو اس عالم ميں دکهلايا گيا هے -

يه بهي بالکل سچ هے که مراکش ' مصر' سوڈان ' اور بلاد عرب کے بعض امرا و رؤساء کے متعلق فرانس ميں صدها حکايتيں تصنيف کي گئي هيں اور ان ميں مسلمانوں کي بدويت' خونريزي' ظلم و سفاکي' نفس پرستي ' اور حرم کي فرضي زندگي کے مکروه واقعات دکهلاے گئے هيں - بعض حکايتوں ميں آخري نتائج کسي قدر تحسين نما هوتے هيں - مثلاً ايسي حکايتيں جن ميں انکي شجاعت ' دوست نوازي ' وفاے عهد ' اور مهمان پرستي کے مناظر بهي آتے هيں' تاهم چونکه مسلمانوں کے متعلق صدها غلط بيانيوں کا اعتقاد عام طور پر راسخ هوگيا هے - اسليے ان ميں بهي کثرت ازدواج ' شدت و افراط طلاق ' اور حرم کي مکروه و وحشيانه عيش پرستي کا تذکره ضرور هي آجاتا هے -

کئي سال هوے ' ايک باهر کي کمپني بمبئي ميں آئي تهي - ميں نے اسکا چهپا هوا پروگرام ديکها تها جسکي سرخي " مولائي حفيظ کا انصاف " تهي - پڑهنے سے معلوم هوا که ايک مراکشي امير اور ايک فرانسيسي جنرل کي بيوي کا قصه هے - مراکشي امير مولائي حفيظ سلطان مراکش کے هاں اسے ديکهکر عاشق هوجاتا هے اور صحرائي بدوؤں کي ايک جماعت بهيجکر گرفتار کرليتا هے - فرانسيسي جنرل اپني حکومت سے طالب اعانت هوتا هے مگر وه کچهه نهيں کرسکتي' اور بڑي تلاش و جستجو کے بعد بهي مفقود الخبر عورت کا پته نهيں لگتا - آخر وه سلطان کے پاس جاتا هے اور اسکے تخت کا پايه پکڑ کے روتا هے - سلطان متاثر هوکر وعده کرتا هے اور باديه نشين قبائل کے ايک شيخ کو بلاتا هے - شيخ جاتا هے اور ايک پرانے کهنڈر کے غار نما ته خانے سے عورت کو نکالکر رها کر ديتا هے -

اسکے بعد مراکشي امير گرفتار هوتا هے اور سلطان کے آگے مقدمه پيش کيا جاتا هے - وه حکم ديتا هے که ايک خونخوار شير کے پنجرے ميں زنده ڈالديا جاے -

اس حکايت ميں بظاهر تو يه معلوم هوتا هے که ايک مسلمان سلطان کے انصاف ' مساوات ' اور عدالت ميں عدم امتياز مسلم و مسيحي کا نمونه پيش کيا گيا هے - ليکن در حقيقت اس سے ايک طرف تو مسلمان امرا کي وحشت و نفس پرستي دکهلانا مقصود هے' دوسري طرف انصاف کے پردے ميں مولاے عبد الحفيظ کي خونخواري اور درندگي ' که مجرم کو زنده شير کے آگے ڈالديا !

ميں اس فلم کو ديکهنے کيليے گيا - ميرے ساتهه ايک پارسي شخص تها - جب مراکشي امير کے حرم کے وحشيانه مناظر آے تو وه هنسنے لگا - ميں نے کها که واقعات ميں جو جزئيات دکهلاے گئے هيں وه عقلاً مستبعد هيں' اور کوئي مسلمان ايسا نهيں کرسکتا - اُس نے کها : " اس حکايت کا مصنف مسلمانوں کا دوست هے - ايک مسلمان پادشاه کا انصاف دکهلا رها هے - وه انپر تهمت نهيں تراش سکتا " ميں نے کها که اگر تمهارا عقيده يه هے تو جس غرض سے حکايت لکهي گئي تهي وه حاصل هوگئي !

غرض اسميں شک نهيں که اس بارے ميں غلط فهمي بهي هوسکتي تهي' اور مير محمد ايوب صاحب کي شهادت اسکي توثيق ميں بيان کي گئي تهي

مگر دوسري طرف مسلمانوں کي درخواست تهي ' جسميں نهايت وثوق کے ساتهه دعوا کيا گيا تها اور پروگرام کي نقل شامل کردي تهي - سينيما ٹوگراف کا قاعده هے که هر منظر سے پهلے ايک صفحه ساده سامنے آتا هے جسپر اسکے متعلق مختصر حالات لکهے هوے هيں - صدها آدمي جو تماشا گاه ميں بر افروخته هوگئے تهے' اُن ميں کوئي نه کوئي تو ضرور انگريزي جانتا هوگا اور اُس نے پڑها هوگا که کيا لکها هے ؟

ايسي حالت ميں يه مان لينا بهي مشکل تها که دعوا سرے سے ايک جاهلانه حماقت کا نتيجه هے اور اسکي کوئي اصليت نهيں

هم نے کرانچی کے بعض باخبر اور موثق اشخاص کو تار دیا - اسکے جواب میں جو تحریر آئی ' وہ مراسلات کے صیغہ میں درج کردی گئی ہے - اسکے مطالعہ سے اس مشکل کا اصلی حل منکشف ہوجاتا ہے -

اس اثنا میں جو مراسلہ مسٹر محمد علی نے کی تھی وہ بھی معزز معاصر " کامریڈ " نے شائع کردی ہے ' اور علی الخصوص اسکا وہ حصہ قابل غور ہے جسمیں میر ایوب صاحب کا آخری تار درج ہے -

ان تمام بیانات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو پروگرام شائع کیا گیا تھا ' اسمیں حسب قاعدہ صرف فلم کا نام دیا تھا اور لکھا تھا کہ " عظیم " کا واقعہ دکھلایا جائیگا - کوئی تصریح نہ تھی کہ اس واقعہ کا تعلق کس شخص سے ہے ' اور اس نے عظیم کی بیوی کے ساتھہ وحشیانہ سلوک کیا تھا ؟ لیکن جب تماشہ دکھلایا گیا تو اسمیں " دی پرافت " (النبی) کا لفظ موجود تھا ' اور صدہا آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا - خود میر محمد ایوب (جنکا اضطراب حال اور متضاد و متبائن طرز شہادت اس بارے میں نہایت افسوس ناک ہے) " کامریڈ " کو لکھتے ہیں کہ " تماشے میں پرافٹ کا لفظ دکھلایا گیا تھا "

معزز مراسلہ نگار کرانچی وثوق کے ساتھہ اپنی چشم دید شہادت پیش کرتے ہیں کہ تماشے کے پورے حال میں " دی پرافت " کے معنی " عرب کے نبی " ہی کے سمجھے گئے ' تمام یوروپین اور پارسی شرکاء نے ایسا ہی یقین کیا ' اور مختلف مناظر کو دیکھکر بازار بلند ایسے جملے کہے جن میں " پیغمبر عرب " کی طرف اشارہ کیا گیا تھا - تماشے کا " پرافت " بالکل عربی لباس میں تھا ' اونٹ پر سوار تھا ' معجزات دکھلا رہا تھا ' اور اونٹوں کو مخاطب کرکے اپنے مخالف قوموں کی تسخیر ' مال غنیمت کے حصول ' اور بادشاہت کے قیام کی بشارت دیتا تھا - سب سے زیادہ یہ کہ " خونی معاہدہ " کا حکم بھی اسکے احکام خاص میں سے دکھلایا گیا ہے ' اور لڑکوں کو لونڈی غلام بنا لینا اسکا دائمی مشغلہ تھا - یہ وہی چیزیں اس تصویر کے نمایاں خال و خط ہیں جو عموماً یورپ کے سوانح نویس اور علی الخصوص مشنری مصنف پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اپنے ذہنوں میں بناتے ہیں - ان تمام حالات کی موجودگی میں قدرتی طور پر ہر شخص وہی نتیجہ نکالیگا جو عام مسلمانان کرانچی نے نکالا ' اور کوئی وجہ نہیں کہ ایسا نتیجہ نہ نکالا جاتا - اگر " دی پرافت " سے مقصود کوئی اور شخص تھا ' تو فلم میں اسکی تشریح کردینی چاہیے تھی - تشریح کسی طرح کی نہیں کی گئی - ایک عرب کو مشہور عربی خصائص کے ساتھہ پیش کیا گیا ' اور وہ تمام باتیں اسکے ساتھہ دکھلائی گئیں جو معاندین شیاطین اسلام کے بانی کی نسبت بیان کیا کرتے ہیں ' پھر کہا گیا کہ یہ ایک " نبی " کا قصہ ہے - ایسی حالت میں سوا ان عجیب الخلقت عقلوں کے جو شاید کرانچی کے بعض تعلیم یافتہ مسلمانوں کو دی گئی ہوں ' دنیا بھر کی عقلیں تو یہی سمجھینگی کہ بانی اسلام و پیغمبر عرب کا قصہ دکھلایا جا رہا ہے -

رہا میر محمد ایوب بیرسٹر ایٹ لا کی شہادت کا بیان تو ہمیں افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میر صاحب نے کرانچی کے باہر کے مسلمانوں کو پہلی مرتبہ اپنی نسبت معلومات دیتے ہوے کوئی مناسب حالت اختیار نہیں کی ' اور بہتر تھا کہ وہ مسئلہ کی اہمیت اور نتائج کو پوری طرح محسوس کرکے ایک اصلی راہ اعتدال اختیار کرتے - انہوں نے بیچارے پولس کے سپرنٹنڈنٹ کی وکالت کا بار لا حاصل اپنے سر لے لیا ' حالانکہ بغیر اس کا محاسب کوربنس کے وہ اصلی حقیقت کو غلط فہمیوں سے الگ کرسکتے تھے - وہ کہتے ہیں کہ " جب انہوں نے یہ فلم دیکھی تو خیال کیا کہ ان بہت سے احمقانہ فلموں میں سے ہے جو فرانس میں مراکش کی زندگی دکھلانے کیلئے تیار کی گئی ہیں ' اور جنہیں فرانس کے لوگ اپنے اخلاقی اور مذہبی معیار کے مطابق سمجھکر پیدا کرتے ہیں "

لیکن ساتھہ ہی ۱۰ بجے اس بارے میں جو مزید تار بھیجا ہے ' صاف صاف یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ " فلم کے مناظر میں " دی پرافت " (النبی) کا لفظ دکھلایا گیا تھا "

یقیناً جس وقت فلم کے مناظر کی نسبت انہیں " مراکشی زندگی " کی تفسیر و توجیہ کا خیال ہوا تھا ' اسی وقت " دی پرافت " کا لفظ بھی انکی نظر سے گذرا ہوگا -

پھر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ فلم کے پورے مناظر میں کہیں بھی " مراکش " کا نام نہیں آیا ہے ' تاہم میر صاحب نے اپنے ذہنی قیاس اور خیالی توجیہ کی بنا پر سمجھہ لیا کہ یہ مراکش کی وہ تصویر ہے جو " فرانسیسی معیار اخلاق و مذہب " کے مطابق بنائی گئی ہے ' لیکن " دی پرافت " کا لفظ بے شمار اشارات و قرائن کے ساتھہ خود فلم کے اندر دکھلایا جا رہا تھا ' اسکو دیکھکر اور پڑھکر بھی کیا مسٹر محمد ہاشم یہ راے قائم نہیں کرسکتے تھے کہ یہ پیغمبر عرب کا قصہ ہے ؟ ان هذا لشی عجاب !

میر محمد ایوب صاحب کا بغیر کسی تصریح و تحریر کے " مراکشی زندگی " کی توجیہ کرلینا تو قطعاً معقول ہے - کیونکہ وہ (بقول مقامی اینگلو انڈین معاصر کے) ایک " تعلیم یافتہ " اور " انگلینڈ ریٹرن " جنٹلمین ہیں ' مگر کو سو سے زیادہ عام مسلمانوں کا " دی پرافت " کے لفظ کی موجودگی ' عربی زندگی ' عربی لباس اور نبوت کے اظہارات اور معجزات کے ادعا کے معائنہ کے بعد بھی " پیغمبر عرب و اسلام " سمجھنا اور یقین کرنا معقول نہیں ہوسکتا کیونکہ بدقسمتی سے وہ ایسی قابلیتیں حاصل کرنے سے محروم ہے ہیں ' جو ایک مسلمان کو باوجود مسلمان ہونے کے اسلام کے " خطرناک مذہبی جوش و هیجان " سے غیر متاثر بنا دیتے ہیں ! ساء ما یحکمون !

اس سے ہمارا مقصود یہ نہیں ہے کہ ہم میر صاحب کے بیانات کو سر تا سر غلط سمجھتے ہیں ' یا ہمارا خیال ہے کہ کرانچی پیکچر پیلس میں جو فلم " عظیم " کی دکھلائی گئی ' وہ یقیناً پیغمبر اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) ہی کے متعلق تھی - بلکہ ہم صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ میر صاحب نے اپنی راے ظاہر کرنے میں شہادت کا اشتباہ کہ بے احتیاطی کی ' اور غیر مسلم معاصرین کو بغیر کسی قصور کے مسلمانوں پر ہنسنے کا موقعہ دیا - اگر انکی راے میں فلم کا پیغمبر اسلام کے متعلق ہونا قطعی الثبوت نہ تھا ' تو وہ پوری آزادی کے ساتھہ راے دیتے ' لیکن ساتھہ ہی " دی پرافت " کے لفظ کی تصریح اور دیگر قرائن و اشارات کے مجموعی اثر کو نظر انداز بھی نہ کرتے - انکے لیے معتدل راہ عمل یہ تھی کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں کو سمجھاتے کہ واقعہ کی اصلیت میں غلط فہمی اور اشتباہ کی گنجایش نظر آتی ہے ' اسلیے صبر و تحقیق سے کام لیں ' اور وہ خود بھی صبر سے کام لے رہے ہیں - دوسری طرف حکام کو توجہ دلاتے کہ نبی کے لفظ کا ہونا ایک نہایت قوی شہادت اس بات کیلیے ہے کہ دیکھنے والوں کا انتقال ذہنی پیغمبر اسلام کی طرف ہو ' ایسی حالت میں یہ فلم یقیناً توہین آمیز ہے اور دفعہ (۲۹۸) تعزیرات ہند اور دفعہ ۱۲ پریس ایکٹ تک پہنچ جاتی ہے - گرین فیلڈ اس بات کیلیے ذمہ دار ہے کہ وہ بتلاے کہ " نبی " کے لفظ سے اسکا مقصود کیا ہے ؟ گو وہ اس فلم کا مخترع نہیں ' لیکن قانوناً اسکی تمام ذمہ داری اسی کے سر ہے کیونکہ وہ اس فلم کو دکھلا رہا ہے -

رہا اس امر کا قطعی فیصلہ کہ فی الحقیقت گرین فیلڈ نے اس فلم کو پیغمبر اسلام کا قصہ سمجھکر دانستہ دکھلایا یا نہیں ' اور

عام طور پر ایسا باور کرنے کے وجوہ پائے جاتے ہیں یا نہیں ؟ تو اسکا فیصلہ کرانچی کے مسلمان ہی بہتر کرسکتے ہیں - باہر کے لوگوں کیلیے بہت مشکل ہے کہ وہ تمام وجوہ و دلائل کا اندازہ کرسکیں - لیکن اب جبکہ وہ خود انکار کرتا ہے اور بقول سندھ گزٹ کے " تعلیم یافتہ " مسلمانوں کی اعانت اسکے ساتھہ ہے' تو کم از کم یہ بتلانا اسکا فرض ہے کہ " دی پرافٹ " سے خود اس نے کیا سمجھا تھا ؟ اور کس " نبی " کا قصہ دکھلا رہا تھا ؟ اگر وہ صحیح جواب نہیں دیسکتا تو سمجھہ میں نہیں آتا کہ مقدمہ کس بنا پر خارج کردیا گیا ؟

کامرید میں ایک اور تار چھپا ہے' اسمیں لکھا ہے کہ میر محمد ایوب صاحب' اب مسلمانوں کے ساتھہ اعتراض میں شریک ہوگئے ہیں اور آیندہ اعتراضی جلسہ میں حصہ لینگے - یہ اگر سچ ہے تو اس معاملے میں انکی راے کا اضطراب و اختلاف بالکل نا قابل فہم ہے - سمجھہ میں نہیں آتا کہ جبکہ انکی شہادت مسٹر گرین فیلڈ کیلیے اسقدر مفید ہوئی ہے' تو ہم کس قسم کا فائدہ حاصل کریں ؟

موجودہ حالت یہ بیان کی گئی ہے کہ کلکٹر کرانچی نے فلم کی ضبطی کا وعدہ کیا ہے' گو قانوناً اسکے دکھانے کیلیے پیکچر پیلس کو پوری آزادی ملگئی ہے -

لیکن ہمارے خیال میں مسلمانان کرانچی کو صرف وعدوں ہی پر مطمئن نہ ہو جانا چاہیے' بلکہ کوشش کرنی چاہیے کہ ایک قطعی فیصلہ حاصل کریں - اگر انکی کوشش بے سود نکلی تو باہر کے مسلمان انکی اعانت کیلیے ہر وقت طیار ہیں -

بابو گنگا پرشاد ورما

آنریبل راے بہادر بابو گنگا پرشاد ورما کی وفات ہندوستان کی ان ضائعات عظیمہ میں سے ہے' جنکے ماتم میں ملک کے ہر فرد کو حصہ لینا چاہیے -

وہ ہندوستان کے اُن مخصوص افراد عالیہ میں سے تھے جنھوں نے اپنی زندگی کے ہر عمل کو سچی خدمت اور بے لوث ملک پرستی کا نمونہ بنایا تھا' اور جنکا وجود اس صداقت کی ایک زندہ شہادت تھی کہ سچائی کے ساتھہ کام کرنے والے کیونکر اپنے لیے راہ عمل و رفعت پیدا کرتے ہیں' اور کس طرح اُن مدارج کو استحقاق و اہلیت کے ساتھہ طے کرتے ہیں' جنھیں بغیر حق و فضیلت کے حاصل کرنے کیلیے نادان انسان مضطرب رہتا ہے ؟

انکی زندگی کی ابتدا ایک ایسے بے شان و حیثیت طالب العلم کی زندگی سے ہوتی ہے' جو میٹریکولیشن کے امتحان میں ناکام رہچکا تھا - اسکے بعد انھوں نے " ہندوستانی " نکالا' اور صوبجات متحدہ کے ایک اردو اخبار نویس کی زندگی سے پبلک میں آئے -

اس واقعہ پر پورے تیس سال گذر چکے ہیں - ایک قرن تک یہ بے حقیقت ابتدا مختلف راستوں سے اپنے شاندار انتہائی مقصود کی طرف بڑھتی رہی -

لیکن آج ہم " ہندوستانی " کے ایڈیٹر اور ایک میٹرک فیل ہندوستانی کی وفات پر ماتم نہیں کر رہے ہیں' بلکہ ہمارے سامنے تیس سال کی ایک شاندار عملی زندگی کے فقدان کا دلخراش ماتم ہے' جو اولو العزمیوں اور فضائل و محاسن سے معمور تھی - وہ اردو کے بہترین ملکی اخبار کے ایڈیٹر تھے - ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کے سرگرم رکن تھے - ہندوستان کے ایک اہم ترین صوبے کے پولیٹکل اور تعلیمی رہنما تھے' جس نے تیس سال تک ملک کی خصوصیتوں اور ام اوصاف کے حدود جہد میں بڑے آدمیوں کی طرح حصہ لیا' اور اپنی قابلیت' دانشمندی' فہم و تدبر' اصابت راے' اعتدال مدر' عزم و ثبات' سچی خدمت' اور بے لوث محنت کا ایسا ذخیرہ فراہم کردیا' جو بڑا طور پر ہندوستان کی جدید سیاسی و عملی زندگی کی ایک پر فخر سوانح عمری ہوسکتا ہے !

ملک کی ہر بہتر اور مفید تحریک کیلیے انھوں نے اپنی زندگی کو وقف کردیا تھا - وہ ایک ایسی زندگی رکھتے تھے' جو کسی وقت بھی محنت سے خالی نہ تھی -

پچیس تیس برس سے ہمارے ملک میں ملکی کاموں کی زندگی بسر کرنے کا شوق پیدا ہوگیا ہے اور اسمیں مقبولیت و مرجعیت اور جلب توجہ حکام و حکومت کی بعض ایسی کششیں ہیں' جنکی وجہ سے ہر شخص اس زندگی کے خواب دیکھنے لگتا ہے -

مگر بابو گنگا پرشاد ہندوستان کے ان مخصوص لوگوں میں سے تھے' جنکا وجود اس خواب کی سچی تعبیر تھی' اور بہت کم ایسے خوش نصیب ہیں جنکے لیے ملکی خدمت کا خواب' خواب پریشان کی جگہ ایک رویاء صادقہ ثابت ہوا ہے !

اسمیں شک نہیں کہ انکا احسان صوبجات متحدہ پر اور علی الخصوص لکھنؤ پر سب سے زیادہ ہے' مگر فی الحقیقت وہ تمام ہندوستان کے خادم تھے' اور ہمیں چاہیے کہ انکی زندگی کی عزت کو صوبوں کی تقسیم سے بالا تر سمجھیں - بلا شبہہ انھوں نے لکھنؤ کو اپنی بے نظیر دانشمندی اور محنت و جانفشانی سے بہت شاندار بنا دیا' لیکن وہ جو کچھہ لکھتے پڑھتے رہے' اسمیں تمام ہندوستان کے شاندار بننے کا بھی بیج موجود ہے' اور وہ اس سے کم نمایاں نہیں ہے جسقدر لکھنؤ میونسپلٹی کے کاموں میں نظر آتا ہے - وہ تیس سال تک ایک ایسے عمدہ اخبار کو مرتب کرتے رہے جسکی نسبت ہمیشہ ہمارا خیال یہ رہا کہ وہ اردو کا بہترین اخبار ہے - جسقدر صحیح سیاسی تعلیم اور خالص معلومات وہ اپنے پڑھنے والوں کیلیے فراہم کرتا رہا' شاید ہی کوئی اور اخبار ایسا کرسکا ہو - انکی وفات اردو پریس کیلیے خاصۃً ایک حادثۂ شدیدہ ہے -

ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق انکے خیالات نہایت قیمتی تھے' اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے' ہم وثوق کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ انھوں نے کبھی بھی حملہ آورانہ قومیت کا وہ افسوس ناک رویہ اختیار نہیں کیا' جو بعض ہندو اور مسلمان لیڈر اختیار کرتے ہیں - وہ ہمیشہ پنجاب کے اُن ہندو اخبارات کو ناپسند کیا کرتے تھے جنکی پالیسی کی موجودگی متحدہ ہند کے تصور کے ساتھہ کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی - خود مجھسے انھوں نے بارہا کہا کہ ایسے لوگوں اور اخبارات سے بڑھکر ملک کا کوئی دشمن نہیں خواہ وہ مسلمان ہوں خواہ ہندو -

پچھلے دنوں جب میں رامپور سے دہلی جا رہا تھا تو امروہہ کے اسٹیشن پر انسے سرسری ملاقات ہوئی - افسوس کہ یہی آخری ملاقات تھی - ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے عملی کام کی نسبت عرصے سے میرے بعض خاص خیالات ہیں - اس ملاقات میں سرسری طور پر انکا تذکرہ کیا اور کہا کہ آپ اپنے صوبے میں سب سے پہلے اس کی آزمایش شروع کردیں - انھوں نے پوری مستعدی کے ساتھہ اس سے اتفاق کیا تھا اور کہا تھا کہ خاص اسی کام کیلیے ایک مرتبہ لکھنؤ آؤ اور صوبے کے بعض دیگر لیڈر بھی شریک صحبت کیے جائیں تو غور و مشورہ کے بعد کام شروع کیا جاے -

اخبار " ہندوستانی " کو قائم رکھنا انکی اولین یادگار ہے - اسکے بعد صوبے کے ارباب راے کو غور کرنا چاہیے کہ زیادہ مفید اور موزوں صورت میں اور کونسی یادگار ہوسکتی ہے ؟ ہمیں امید ہے کہ اگر فنڈ کھولا گیا تو بلا استثنا ہندو مسلمان' سب شریک ہونگے -

مسئلہ قیام الہلال

" مسئلہ قیام الہلال " کا ابتک میں کوئی قطعی فیصلہ نہ کرسکا - میں نے لکھا تھا کہ پہلی جولائی تک فیصلے کو ملتوی رکھا جاتا ہے - آج ٦ جولائی ہے لیکن میرا تذبذب بدستور باقی ہے -

ایک طرف اُن کاموں کو دیکھتا ہوں جنکا وقت ہاتھہ سے نکلا جا رہا ہے اور الہلال کی گرفتاری مہلت نہیں دیتی کہ انکے لیے کافی وقت صرف کروں - " حزب اللہ " کے متعلق تمام ابتدائی مراحل طے ہوچکے ہیں ' کام شروع ہوچکا ہے اور آیندہ کاموں کے اجراء کیلیے ضرورت ہے کہ کم ازکم چھہ سات ماہ کلکتہ سے باہر رہا کروں اور تمام کاموں سے الگ ہوکر صرف اسی کیلیے وقف ہو جاؤں ' لیکن اگر ایسا کروں تو الہلال کو کس پر چھوڑوں ؟

دوسری طرف الہلال کی بقا کی ضرورت کا سوال ہے - سچی بات یہ ہے کہ خود میری طبیعت بھی گوارا نہیں کرتی کہ اسے بند کردیا جاے -

اگر کسی نہ کسی طرح جاری رکھا جاے ' تو سب سے پہلا سوال مالی مسئلہ کا سامنے آتا ہے - اس دو سال کے اندر جسقدر مجھہ سے ہوسکا خاموشی کے ساتھہ روپیہ لٹاتا رہا - خداے علیم ہی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح اب تک کام چلا ہے اور کس قدر مالی قربانیوں کے بعد اسکا ایک نمبر نکالا گیا ہے ؟ اب اقلاً اتنا تو ہو جانا چاہیے کہ جمع و خرچ برابر ہو جاے ' یا آیندہ نقصان بھی ہو تو جزئی ہو -

میری طبیعت کسی طرح منظور نہیں کرتی کہ قیمت بڑھائی جاے یا احباب پر کوئی اور مالی بار ڈالا جاے - حتی کہ کبھی اسکی بھی خواہش نہ کی کہ غیر مستطیع شائقین اور طلبا تک الہلال کو پہنچانے کیلیے کوئی اعانتی فنڈ قائم کیا جاے - ہمیشہ خود ہی صدہا پرچے مفت ' صدہا نصف قیمت پر ' اور اسکے بعد چھہ روپیہ پر جاری کرتا رہا - اسکی وجہ سے مالی نقصان اور زیادہ وسیع ہوگیا ہے -

میں نے توسیع اشاعت کی خواہش کی کہ ہر طرح ممکن اور آسان تھی - میں سچے دل سے اعتراف کرتا ہوں کہ احباب کرام نے اس بارے میں پوری طرح کوشش کی ' اور جسقدر سعی وہ اپنے اپنے حلقے میں کرسکتے تھے ' اس سے ذرا بھی دریغ نہیں کیا لیکن مشکل یہ ہے کہ نقصانات اسقدر زیادہ ہیں کہ ایک معین و معدود زمانے کی سعی اسکی تلافی کر نہیں سکتی - دو ہزار نئے خریداروں کا جلد پیدا ہو جانا آسان نہیں ہے - علاوہ بریں نکلا کہ اب تک مطلوبہ تعداد کے مقابلے میں رفتار اشاعت بہت ہی کم رہی - میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ چھہ سات سو خریدار نئے فراہم کیے گئے ہونگے -

بہر حال اکثر مراسلات میں زور دیا گیا ہے کہ چار ہفتے تک اور نتائج کا انتظار کیا جاے اور فیصلے میں جلدی نہ کی جاے - میں اسکی تعمیل کرتا ہوں اور مزید انتظار اور غور و فکر کیلیے آمادہ ہوں - لیکن یہ قطعی اور بالکل ناگزیر ہے کہ اگست کے پہلے ہفتے تک آخری فیصلہ ہو جاے - میرے دوستوں کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آج نہیں ' تین ہفتے کے بعد سہی ' لیکن ایک قطعی فیصلہ بہر حال ناگزیر ہے -

اعلان

جماعۃ حزب اللہ

الا ' ان حزب اللہ ہم الغالبون !

۱۳۳۱ ہجری

(۱) " حزب اللہ " کے مختلف مدارج اور جماعتوں میں سے ایک جماعت " السائحون العابدون " کی ہے - جنکا کام یہ ہے کہ تبلیغ و ہدایت اور نشر و اشاعت تعلیم قرآن و سنت کیلیے ہمیشہ سفر و گردش میں رہیں ' اور جس جگہ زیادہ ضرورت دیکھیں ' وہاں ایک روز سے لیکر سالہا سال تک کیلیے اس طرح مقیم ہوجائیں کہ :

نشستہ ایم کہ از ما غبار بر خیزد !

(۲) جو چند طالبان حق اس جماعت میں منتخب ہوے ہیں ' انہوں نے اپنی سیاحت شروع کردی ہے -

(۳) یہ سیاحت ہندوستان اور بیرون ہند ' دونوں کیلیے ہے ' لیکن ہندوستان کو مقدم رکھا گیا ہے ' اور اسی سے کام شروع کیا گیا ہے -

(۴) کن مقامات میں تبلیغ و تعلیم اور احتساب و دعوت کی زیادہ ضرورت ہے ؟ اور کن مقامات میں کس قسم کی ضرورتیں مقدم ہیں ؟ اسکی نسبت صحیح معلومات حاصل کرنے کیلیے " حزب اللہ " کے منتشین سال گذشتہ اور سال رواں میں تحقیقات کرچکے ہیں - صرف دو صوبوں کے متعلق رپورٹ کی تکمیل باقی ہے - تاہم اس اطلاع کے ذریعہ عام اعلان کیا جاتا ہے کہ مختلف مقامات کے باخبر مسلمان اپنی مقامی معلومات کی بنا پر بھی ہمیں اطلاع دیکر دعاۃ و سیاحین طلب فرما سکتے ہیں -

(۵) جن شہروں ' قصبوں ' اور دیہاتوں میں مسلمانوں کی مذہبی حالت افسوسناک ہو ' اعمال دینیہ کی پابندی بالکل مفقود ہو ' رسم و رواج ' بدعات و زوائد ' فتنہ و فساد کا نسبتاً زیادہ ظہور ہو ' عام اخوت و ہمدردی ' مصائب اسلامی کا احساس ' جماعتی کاموں کا شوق ناپید ہو ' تو ایسے مقامات میں سب سے پہلے دعاۃ کو جانا اور قیام کرنا چاہیے - پس ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح کے مقامات کے لوگ ہمیں فوراً اطلاع دیں ' اور حسب ضرورت ایک یا دو " داعی " طلب کریں -

(۶) اسکے علاوہ جن مقامات کے مسلمان اپنے یہاں قرآن کریم کا باقاعدہ درس جاری کرانا چاہتے ہوں ' مواعظ و خطبات صحیحہ و صادقہ کے آرزو مند ہوں ' مجالس میلاد اور عام تقریبات میں سچے اور حقیقی اسلامی مواعظ کو سننا چاہتے ہوں ' وہ بھی ہمیں فوراً اطلاع دیں - بحمد للہ سال بھر کی سعی کے بعد ہم طیار ہیں کہ اپنے پیش نظر معیار سے نسبتاً اقرب اشخاص بھیج سکیں -

(۷) دعاۃ و سیاحین کے طلب کرنے کے دو طریقے ہیں - پہلی صورت یہ ہے کہ جن مقامات کے مسلمان انہیں طلب کریں ' اقلاً انکے ضروری مصارف کا انتظام خود کرلیں ' اور ایسا کرنا کچھہ مشکل نہیں ہے - صرف ایک محلے کے مسلمان بھی جمع ہو کر چاہیں تو کر سکتے ہیں - اکثر مقامات پر اسلامی انجمنیں قائم ہیں اور وہ اتنا روپیہ فراہم کر سکتی ہیں جو ایک یا دو شخص کی ضروریات کیلیے کافی ہو -

لیکن اگر آس مقام کے مسلمانوں کي حالت ایسي نہیں هے که روپیه کا انتظام هو سکے یا کوئي انجمن اور جماعت کارکن موجود نہیں هے که پورا انتظام کر سکے ' تو اس صورت میں همیں اطلاع دیني چاهیے که کم از کم اسقدر انتظام وهاں کے مسلمانوں سے ممکن هے - باقي کا انتظام جماعت خود کرلیگی -

اگر کسي وجه سے ایسی حالت هے که کچهه بهي انتظام ممکن نهیں مگر وهاں کام کي ضرورت بهي شدید هے' تو یه تیسري صورت هے - اس صورت میں بهي متوکلاً علي الله هم اعلان کرتے هیں که هم سے بلا توقف خط و کتابت کي جاے - انشاء الله تمام مصارف اپنے ذمے لیکر حسب ضرورت دعاة و سیاحین کا انتظام کردیا جایگا -

(۸) " حزب الله " کیلیے کوئي فنڈ قائم نهیں کیا گیا هے اور نه اسکے شرکاء سے ابتک کوئي رقم دائمي یا یکمشت طلب کي گئي هے - دنیا پہلے روپیه مانگتی هے - پهر کام کرتي هے - لیکن همارے نزدیک ترتیب بر عکس هوني چاهیے - همارا اعتقاد یه هے که جس طرح روپیه کاموں کیلیے سب سے زیاده ضروري چیز هے ' اسي طرح اسکا وجود بهتر سے بهتر کاموں کیلیے سخت و شدید مهلکات و موانع میں سے بهی هے - هم ابتدا سے اس کام کو آجکل کي انجمنوں اور مجلسوں کے عام قواعد و رسوم سے بالکل الگ هوکر کر رهے هیں ' اور همارے پیش نظر اپنے گذشته اور بهلاے هوے نمونے هیں :

لب تشنگي ز راه دگر برده ایم ما !

(۹) هم مختصراً یه بهي بتلادینا چاهتے هیں که ان دعاة و سیاحین کا کام کیا هوگا ؟ کیونکه ابتک اسکا کوئي نمونه قوم کے سامنے نہیں آیا هے - بهت ممکن هے که وه " وعظ " و " تعلیم " اور " تبلیغ و دعوة " کے نام سے کسي غلطي میں پڑجاے -

یه محض وعظ فروشي کي بساط تجارت بچهانے والا کوئي گروه نهوگا جو چند دنوں کیلیے ایک دکاندارانه دوره کرکے آگے بڑهجاتے هیں ' بلکه جماعة دعاة و سیاحین سے مقصود ایسے ارباب صدق و خلوص هیں ' جو انشاء الله تعالے اپنے کاموں اور اپني سچي اور راست بازانه زندگي میں قوم کیلیے ایک نمونه ثابت هونگے - وه مجاهدین فی سبیل الله کا گروه هے جس نے اپني تمام بهتر سے بهتر اور اعلی سے اعلی دنیوي امیدوں اور توقعات و تعلقات سے کناره کش هوکر اور لذائذ و نعائم حیات کي امنگوں اور خواهشوں سے دل کو صاف کرکے ' اپني پوري زندگي خدمت دین و ملت کیلیے وقف کردي هے ' اور الله اور اسکے ملائکۂ مقربین کو اپني قرباني اور جاں فروشي کے عهد و میثاق کا گواه قرار دیا هے - وه نه تو دنیا کے طالب هوسکتے هیں اور نه دنیوي عزوجاه کے خواستگار ' نه آرام و راحت کے متلاشي هوسکتے هیں ' نه عمده بستروں اور لذیذ و قیمتي غذاوں کے آرزومند ' کیونکه اِن تمام چیزوں کو وه اپنے پیچھے چهوڑ آے هیں - اگر ان چیزوں کے طالب هوتے تو خود بخود انهیں کیوں چهوڑ دیتے ؟ وه الله کي رضا اور اسکے کلمۂ حق کي خدمت کي راه میں سیر و سیاحت کرینگے ' اور تمام دقتیں اور مصیبتیں جو اس راه میں پیش آئینگي ' انهیں خوشي خوشي برداشت کرینگے - کیونکه یهي وه کانٹے هیں جنکي تلاش میں أنهوں نے پهولوں کو چهوڑا هے ' اور یهي وه درد و بیقراري هے جسکي محبت میں انهوں نے آرام و راحت کي زندگي کو آسکے دشمنوں کي طرح ٹهکرا دیا هے -

وه فقیروں کي طرح نکلینگے - دیوانوں کي طرح آواره گردي کرینگے - اور جهاں کهیں ٹهرینگے ' خاکساروں کي طرح ٹهرینگے - نه تو وه کسی سے نذر و نیاز لینگے اور نه کسي پر ایک پیسه کا بار ڈالینگے - ضرورت کے مطابق انکے کام هونگے - وه قران کریم کا درس دینگے ' حدیث نبوي کي تعلیمات بیان کرینگے ' عام دیني مسائل و معتقدات سے لوگوں کو باخبر کرینگے ' تعلیم یافته اصحاب کے مذهبي شکوک اور موجوده عهد کے اعتقادات و اعمال العادیه کي اصلاح کرینگے - عام مجلسوں میں ' انجمنوں میں ' مسجدوں میں ' ایک واعظ کي طرح جائینگے - ذکر میلاد کي مجلسوں میں مولود پڑهینگے ' اور هر موقعه پر لوگوں کو الله اور اسکي مرضات کي طرف بلائینگے - مساجد کي جماعت وجمعه کا صحیح و شرعي انتظام اور اس سے هر طرح کے فوائد و نتائج کا حاصل کرنا انکا ایک بهت بڑا کام هوگا -

صرف انهي کاموں تک انکي همت ختم نهو جائیگي - بلکه ضرورت پڑیگي تو وه بیماروں کے شب باش تیمار دار ' ضعیفوں کیلیے بلا عذر خادم ' مسجدوں کیلیے بلا تنخواه کے خطیب و موذن ' بچوں کے لیے مفت کے معلم ' غرضکه هر حال میں مسلمانوں کے خادم اور مخدوم ' دونوں هونگے ' اور هر خدمت کو انجام دینے کیلیے مستعد رهینگے -

یه تو انکے کاموں کي ایک مختصر سي تفصیل تهي - جامع لفظوں میں انکا مقصد یوں بیان کیا جاسکتا هے که " مسلمانوں کے دیني اعتقادات و اعمال کي اصلاح و درستگي ' اور أنهیں اعتقاداً و عملاً ایک سچا مسلمان ' راسخ الاعتقاد مومن ' اور اولوالعزم و بلند اراده مجاهد في سبیل الله بنادینے کي سعی کرنا ' اور مسلمانوں کے عام طبقات کے اندر وه تمام معلومات ضروریه اپنے وعظ و بیان سے پیدا کردینا ' جو ایک عالم و صاحب فضل شخص کو ازروے علم و کتاب حاصل هیں "

اسکے لیے ضروري هے که ایسے لوگ مختلف مقامات میں رهجائیں ' اور عرصے تک کیلیے اس طرح مقیم هوجائیں گویا وهي انکا گهر هے اور وهیں انکو اخر تک بسنا اور زندگي گذارنا هے - سلف صالحین کے داعیوں کا یهي اسوۂ حسنه همارے سامنے هے - محض ادعائي واعظوں کي چند روزه گشتوں اور دوروں سے نه تو کبهي کوئي اثر پیدا هوا هے - اور نه کسی گروه کے اندر اس سے کوئي تبدیلي پیدا هوئي - تبدیلي تعلیم سے پیدا نہیں هوتي بلکه اون چیزوں سے حاصل هوتي هے جنکے لیے محض شریعت کے دیدینے کي جگهه انبیاء کرام علیهم السلام کے ظهور و قیام کو الله نے ضروري قرار دیا تها -

پس وه اپنے تمام تعلقات و محبوبات سے بے پروا هوکر خدمت اسلام و مسلمین کے رشتے کو ترجیح دینگے ' اور ایک روز سے لیکر سالها سال تک کیلیے مقیم هوجائینگے ' تا آنکه انکي خدمات کے قابل اطمینان نتائج پیدا هوجائیں اور مزید قیام کي ضرورت باقی نه رهے -

انکا طریق درس قرآن و سنت و عموم تعلیم و تبلیغ انهی اصولوں کے ماتحت هوگا جو دعوة الهلال کے اصل الاصول هیں -

فقیر ابو الکلام - کان الله له -

اطـــلاع

عرب کمپنی سے اطلاع ملي هے که جده (پهلوان) آگبوٹ ۲۱ جولائي کو حجاج لیکر جده جانیوالا هے -

نرخ بتفصیل ذیل هے :

ڈنق ۶۰ روپیه - چهتري ۹۰ روپیه - سکنڈ سلون فلور ۱۰۰ روپیه - فرسٹ سلون فلور ۱۲۰ روپیه - سکنڈ کلاس ۱۴۰ روپیه - فرسٹ کلاس ۲۰۰ روپیه - مگر ڈنق کا ٹکٹ ۴۰ روپیه کو بک رها هے -

محافظ حجاج بمبئی

الہلال

۱۳ - شعبان - ۱۳۳۲ هجری

فاتحة السنة الثالثه

هذا بیان للناس

وهدی و رحمة لقوم یوقنون !

فیضی گماں مبر که غم دل نهفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت گفته ایم !

الہلال' یا دعوة دینیۂ الاهیه " امر بالمعروف و نهي عن المنکر" کي زندگي کے تیسرے سال کا یه عهد ابتدائي هے - چار جلدیں مکمل هوچکیں اور اس رسالے سے پانچویں جلد کا آغاز هے :

فالحمد لله فی البداية و الانتهاء ' و الشکر له في الضراء و السراء ' و نساءل الله ان یرزقنا ' کمال الحسنی ' و سعادة العقبی ' و خیر الاخرة و الا ولی !

میں نے اس سفر کو جس دعاء مقدس سے شروع کیا تھا '. اور اسکي هر شش ماهي منزل کے وصول پر جس دعاء کو همیشه دهراتا رها ' وهي دعا آج بهی رفیق کار و مونس راه و ملجاء آمال هے :

رب ادخلني مدخل صدق	اے پروردگار ! اس سفر میں جو
و اخرجنی مخرج صدق '	میں نے شروع کیا هے ' ایک بهتر
وجعلني من لدنک سلطانا	مقام تک پهنچائیو' اور دشمنوں کے
نصیرا ! (۱۷ : ۷)	هجوم سے نکالیو تو فتح و مراد کے

ساتھه نکالیو ! گو میں ضعیف و ناتوان هوں مگر تو اپني توفیق و نصرة سے کارزار حق و باطل میں مجھے غلبۂ و فتح عطا فرما !

(فواتح سنین و مجلدات جدیده)

آغاز اشاعت الہلال سے اس عاجز کا طریقه یه رها هے که هر نئي جلد کا آغاز ایک مبسوط و مفصل فاتحة الکتاب سے هوتا هے جو نئي جلد کیلیے مثل دیباچه یا مقدمه کے هوتا هے' اور ادبیات عربیه کے خطبات حکمیه کے طرز پر لکھا جاتا هے - اُردو میں اس عهد کے فواتح سنین و مجلدات کي تحریر منجمله الہلال کي مخصوصات و اولیات کے هے -

یه فواتح سنین فی الحقیقت الہلال کے تمام مقالات و فصول میں اپنے مطالب و مقاصد کے لحاظ سے ایک خاص اهمیت رکھتے هیں ' اور اسکے تمام مقاصد کا لب لباب اور اسکے تمام جهاد اسلامی و قلمی کا خلاصۂ امور و حاصل معتقدات هیں - اگر ایک طالب حق و بصیرة الہلال کي تمام جلدوں پر نظر انداز کر دے' اور صرف ان فواتح مجلدات هي کو نظر و تفکر کے ساتھه ایک بار پڑھ لے ' تو میں سمجھتا هوں که اسکے لیے بس کرتا هے - کیونکه کاروبار دعوة و اصلاح کے قیام و ظهور' هدایة الاهیه کے اعلان و نتائج قوانین ربانیه کے اثرات و نفاذ ' اور ناموس نصرة حق و خذلان باطل کے عجائب و خوارق متذکرۂ قران حکیم کے متعلق جو معنویات و معارف ان میں بیان کیے گئے هیں' اگر گوش حق نیوش باز اور دیدۂ بصیرة وا هو تو ان میں سے هر بیان موعظة و حکمت کا ایک دفتر درس اور تصفیۂ قلوب و تنویر افکار کیلیے ایک صحیفۂ هدایت هے :

فیضی گماں مبر که غم دل نهفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت ' گفته ایم !

اور ایسا کہنا خود میرے لیے کسي فضیلت و ادعا کا موجب نهیں هوسکتا - کیونکه ان میں جو کچھه لکھا گیا هے ' وه یکسر قران حکیم سے ماخوذ هے' اور اسي کے ارشادات کي حرف بحرف ترجماني هے - پس اگر دلوں کے ایقان و بصیرة کیلیے اسمیں هدایت نهیں هے تو پھر دنیا میں اور کونسي آواز هے جو انسانوں کو پکاریگي ؟ کونسا هاتھه هے جو گمراهوں کو تھامے گا ؟ اور کون هے جو تاریکي سے نکالکر روشني میں پهنچائیگا ؟ و من لم یجعل الله له نورا فماله من نور :

لقد جاء کم من الله نور	بیشک تمهارے پاس الله کي طرف سے
و کتاب مبین - یهدي	روشني اور هر بات کو بیان کرنے والي
به الله من اتبع رضوانه	کتاب آئي - الله اسکے ذریعه سلامتي کے
سبل السلام و یخرجهم	راستے اس شخص پر کھول دیتا هے جو
من الظلمات الي النور	اسکي رضا چاهتا هے اور ' پھر اسے هر
و یهدیهم الي صراط	طرح کي تاریکي سے نکالکر روشني
مستقیم (۵ : ۱۸)	میں لاتا اور صراط مستقیم پر چلاتا هے !

ان في ذالک لذکری لمن کان له قلب او القي السمع و هو شهید ! (۵۰ : ۳۷)

* * *

اس سلسلے میں سب سے پہلے الہلال کي اولین جلد پر نظر پڑتي هے جسکا مقالۂ افتتاحیه چند ارادوں کے اظهار و اعلان کے بعد حضرة باري (عز اسمه) میں ایک خاص دعا مانگتے هوے ختم کردیا گیا تھا' اور فی الحقیقت اس مختصر سي دعاء کے دس باره جملوں کے اندر هي الہلال کے کاموں کی پوري تاریخ پوشیده هے -

* * *

اسکے بعد جنوري سنه ۱۹۱۳ میں دوسري جلد شروع هوئي یه وقت وه تھا که ایک شش ماهي کے اندر هي اندر الہلال کي دعوت هندوستان کے مشرق و مغرب تک پهنچ چکي تھي ' اور اعلاء کلمه' و رفع ذکر' و رجوع قلوب' و اجتماع اناس' و سلطان تبلیغ ' و نفوذ دعوة کا ایک ایسا مافوق العاده ظهور ارباب حق کیلیے بشارت فرما اور معاندین و منکرین کیلیے حسرت افزا تھا' جو دعوة و انقلاب کي تاریخ میں همیشه تعجب و تحیر کے ساتھه یاد کیا جائیگا : و ما جعله الله الا بشری لکم و لتطمئن قلوبکم به' و ما النصر الا من عند الله العزیز الحکیم ' لیقطع طرفا من الذین کفروا او یکبتهم فینقلبوا خائبین ! (۳ : ۱۲۲)

پس اس جلد کا آغاز دعوة امر بالمعروف و نهي عن المنکر کي تاریخ سے هوا' اور اس سلسلۂ الهي کے بقا و قیام پر توجه دلائي گئي جو حفظ کلمۂ حق ' و دفع منکرات ' و احیاء امة ' و هدایت عموم اناس کیلیے تاریخ اسلام میں همیشه اپني دائمي زندگي کا ثبوت دیتا رها هے ' اور جسکي پیشین گوئي زبان وحي نے روز اول هي سے کردي تھي - جب که فرمایا که امة مرحومه کي حیات ایماني و بقاے معنوي کیلیے همیشه ایک طائفۂ مهتدین اور گروه مومنین صالحین باقي رهیگا - اسکي بهت بڑي علامت یه هوگی که باوجود قلت تعداد و فقدان اسباب و ضعف ظاهري کے' وه جیوش ضلالت اور سلطان کفر و فساد پر فتح پائیگا ' اور اسکے مخالفین و منکرین کی تمام کوششیں رائگاں جائینگي جو اسکي مقاومت

میں ظاہر ہونگی : فقال صلی اللہ علیہ وسلم : لاتزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق ' لا یضرھم من خذلھم ' حتی یاتی امر اللہ وھم غالبون - (مسلم ' ترمذی ' ابن ماجہ ' بروایت ثوبان)

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ! (۲ : ۲۵)

اور کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو اللہ کی نصرۃ پا کر بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ گئیں اور اللہ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھہ ہے !

* * *

اسکے بعد تیسری جلد شروع ہوئی - اسکے فاتحۃ آغاز میں بیان کیا گیا تھا کہ حق و صداقت کا ظہور ایک قانون روحانی اور سنۃ الہی کے ماتحت ہوتا ہے جو ابدی غیر متغیر حقیقت کے ساتھہ اُس وقت سے کام کر رہا ہے ' جس وقت سے کہ انسان کیلیے ہدایت و ضلالت کی راہیں کھولی گئی ہیں - علی الخصوص امۃ مرحومہ کی ہدایت و احیاء کیلیے اُس نصرۃ فرماے حق و عدالۃ کے کاروبار عجیب و غریب رہے ہیں کہ وہ ہمیشہ قیام حق و خذلان باطل کیلیے اپنے چند بندوں کو چن لیا کرتا ہے اور انکے دلوں کو حق و ہدایت کیلیے کھولدیتا ہے - وہ گو بظاہر حقیر و ضعیف ہوتے ہیں لیکن بہ باطن اللہ کی روح قاہرہ انکے اندر کام کرتی ہے ' اور نصرۃ غیبی کے ملائکۃ مسومۃ انکے ساتھہ ساتھہ چلتے ہیں خدا انکے تمام کاموں کو اپنا کام بنا لیتا ہے اور انکی تمام انسانی قوتوں کی جگہ اپنی الہی قوتیں رکھدیتا ہے - انکی ہر آواز حق و صداقت کی آواز ہوتی ہے ' اور انکا ہر قدم جو اٹھتا ہے ' دست الہی کی رہنمائی میں اٹھتا ہے - وہ چونکہ ان بندوں کے ذریعہ ہدایت امۃ و قیام حق و عدالۃ کا کام لینا چاہتا ہے ' اسلیے انکے کاموں میں کچھہ اس طرح کی قوت فاتحانہ و مسخرانہ رکھدیتا ہے کہ وہ شہنشاہوں کی طرح حکم کرتے اور صاحبان تخت و تاج کی طرح بے خوف و ہراس کام کرتے ہیں ' اور کوئی انسانی قوت نہیں ہوتی جو انہیں نقصان پہنچا سکے ' یا انکے اُن کاموں میں مانع ہوسکے جنکو مشیت الہی نے انکے ہاتھوں انجام دینا قرار دے لیا ہے - وہ جب بولتے ہیں تو انکی آواز میں صداے حق کی روح بولتی ہے جو انسانی دلوں کو مسخر اور ارواح متمردہ کو مفتوح کر لیتی ہے - اور جب نظر اٹھاتے ہیں تو انکی آنکھوں سے نور الہی کے شعلے چمکتے ہیں جسکی خیرہ کن روشنی کے مقابلے کی کوئی نظر تاب نہیں لاسکتی - انکی تعلیمات و بیانات کا ایک حرف بھی خدا رائگاں ہونے نہیں دیتا ' اور ہر لفظ جو صادق نیتوں اور الہی ارادوں کے ساتھہ انکی زبان سے نکلتا ہے ' ایک روحانی امانت ہوتی ہے جو مومنین مخلصین اور مسلمین قانتین کے دلوں میں محفوظ و مصئون کردی جاتی ہے !

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا ' تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا ' و ابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون - نحن اولیاؤکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ' ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم ما تدعون ' نزلا من غفور رحیم - ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال اننی من المسلمین ! (۴۱ : ۳۱)

"جن لوگوں نے اقرار کیا کہ صرف اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے اور پھر اپنے کاموں کے اندر اس اعتقاد کا ثبوت دیکر درجۂ استقامت حاصل کرلیا ' سو اللہ کی طرف سے انپر طمانیۃ اور سکینۃ کے فرشتے نازل ہونگے اور انکو مطمئن کر دینگے کہ نہ تو کسی طرح کا خوف اپنے دلوں میں لاؤ اور نہ غمگین ہو ! اور اس جنت کی زندگی کی نعمتوں میں رہو جسکا تم ایسے استقامت والے مومنوں سے وعدہ کیا گیا تھا - دنیا کی زندگی میں بھی ہم تمہارے مددگار ہیں اور آخرۃ میں بھی - تم کو طاقت اور اختیار بخشدیا گیا - بس جیز کو تمہارا جی چاہے تمہارے لیے مہیا ہے ' اور جو چیز تم اللہ سے مانگو گے تمہیں ملجائیگی - یہ درجہ تمہیں خداے غفور الرحیم کی طرف سے بخشش کیا گیا ہے اور اس سے بڑھکر اور اس شخص کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو خدا کے نام کی دعوۃ دے ' پھر اعمال صالحہ انجام دے ' اور اسکا دعوا صرف اتنا ہی ہو کہ میں مسلمانوں میں سے ایک مسلم ہوں ؟ "

پس اسکا وجود ہر وقت ایک تائید الہی اور نصرۃ غیبی ہوتا ہے جو تمام حالات و خیالات سے بالکل متضاد و متخالف حیثیتوں کے ساتھہ ظاہر ہوتا ہے ' اور تمام عداوت و غلبۂ حقانیت کے نئے نئے سامانوں اور بعدو بندوں کے ساتھہ کام کرتا ہے - تا آنکہ مشیت الہی پوری ہوتی ہے ' حق و صداقت کی روشنی کفر و ضلالت کی تاریکی پر غالب آتی ہے ' " یوم اللہ " کی عظمت " ایام ابلیسیہ " کے کارخانوں کو درہم و برہم کردیتی ہے ' اور شیطان اور اسکے مظاہر خبیثیہ کی جگہ خداے رحمان کی دعوۃ کی فتح مندی دوپہر کے سورج کی طرح عالم آشکارا ہو جاتی ہے :

یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر من یشاء وھو العزیز الحکیم وعد اللہ ' لا یخلف اللہ وعدہ ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون یعلمون ظاہراً من الحیاۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ ھم غافلون ! (۳۰ : ۴)

وہ دن ہوگا کہ اللہ کی مدد و نصرت کے ظہور سے ایمان والوں کیلیے خوشی اور راحت ہوگی - وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے - وہ عزیز و رحیم ہے - یقین رکھو کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے - اور اللہ اپنے وعدہ کے خلاف کبھی بھی نہیں کرتا البتہ بہت سے لوگ ہیں جو اس حقیقت کو نہیں سمجھتے - یہ وہ لوگ ہیں کہ انکا علم دنیا کی ظاہری زندگی تک محدود ہے - اور آخرۃ سے بالکل غافل ہو گئے ہیں !

* * *

آخری فاتحۂ جلد جدید ' گذشتہ جنوری کے مقالات افتتاحیہ تھے جو غالباً تین نمبروں میں مسلسل نکلے - اب وقت آ گیا تھا کہ اس دعا کو دہرایا جاتا جو الہـلال نے اپنا سفر شروع کرتے وقت علانیہ مانگی تھی ' اور اس لطف الہی اور توفیق ربانی کے عجائب وخوارق کا شکر کیا جاے کہ کیونکر اُس نے الہلال کے " بعض مقاصد " کو ڈیڑھ سال کی اقل قلیل مدت کے اندر تکمیل و بلوغ تک پہنچا دیا ' اور کس طرح اسکی غیبی نصرت و تائید نے اُن تمام مہیب اور طاقتور قوتوں کے استیلا و تسلط سے ہر موقعہ پر اسکی حفاظت کی ' جو اسکی ہستی کو بالکل نیست و نابود کردینا چاہتی تھیں ؟ وہ کلمۂ حق کا ایک بیج تھا جسے ایک نہایت درماندہ و مسکین عامل نے مصیبتوں اور مشقتوں کی راہیں جاگ کر اور بے چینی و اضطراب کے دن کاٹ کر اس امتحان زار صداقت میں بو دیا تھا ' اور نہیں جانتا تھا کہ ہلاکتوں اور بربادیوں کے طوفان اسکے منتظر ہیں ' یا فتح و مراد کے فرشتے اسپر اترنے والے ہیں ؟ تاہم جبکہ اسکا ہاتھہ زمین پر دانہ پھینک رہا تھا ' تو اسکی نظریں آسمان پر لگی تھیں - اور جبکہ وہ زمین سے اپنا معاملہ شروع کر رہا تھا ' تو اسکا اصلی رشتہ آسمان والے سے تھا - قبل اسکے کہ زمین بیج کو قبول کرے ' اس نے دعا مانگی تاکہ وہ آسمانوں میں قبول کرلیا جاے :

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ' فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی ' لعلھم یرشدون (۲ : ۱۸۲)

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے سوال کریں تو انہیں کہدو کہ میں تو اُنسے بالکل ہی قریب ہوں - جب کوئی بندہ میرے سامنے ہاتھ پھیلاتا اور دعا مانگتا ہے تو میں ہر دعا مانگنے والے کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں - دیکھو ! تمہارے ساتھہ میرا سلوک کیسا لطف و محبت کا

ہے ؟ پس چاہیے کہ تم بھی میری مدد اور صبر پر سچا ایمان لاؤ - کچھ عجب نہیں کہ ہدایت و ارشاد کا دروازہ تم پر کھل جائے "

اور پیشتر اسکے کہ اس سے باہر رد و قبول، فتح و شکست، اور موت و حیات کا فیصلہ ہو، اس نے خود اپنے اندر ہی اسکا فیصلہ کرلیا - اس نے دعا مانگی کہ اگر اسکی امۃ مرحومہ اور اسکے کلمۃ الحق کی خدمت کی کوئی حقیقی طلب اسکے اندر موجود ہے، اور نیت کے خلوص اور ارادے کی سچائی کا ایک ادنی حصہ بھی اسے ملا ہے تو اسکو مہلت دی جائے، اور غیبی نصرتوں کا دروازہ اسپر کھل جائے - لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اسکے ساتھ وہی کیا جائے جسکا ہر تخم باطل اور اعلان فساد مستحق ہے : لا تستوی الحسنۃ و لا السئیۃ (۴۱ :) -

ان اللہ سیبطلہ، ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین (۱۰ : ۸۱)	اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ بہت جلد جھوٹے کاموں کو باطل کردیگا - اللہ کبھی مفسدوں کے کاموں کو کامیاب ہونے نہیں دیتا !

پس اسکی دعا قبول ہوئی : فستجاب لہ ربہ (۱۲ : ۳۴) اور اسے مہلت بھی دی گئی اور نصرت بھی مرحمت ہوئی - اسکے "بعض مقاصد" تکمیل کو پہنچے، اور انکی تکمیل کی راہ میں کوئی طاقت مانع نہ ہوسکی : و یحق اللہ الحق بکلماتہ و لو کرہ المجرمون - (۱۰ : ۸۲)

ضرور تھا کہ یہ دعا دھرائی جاتی اور اسکے نتائج سے جو فیصلہ حق و باطل کا کیا ہے وہ عالم آشکارا ہوتا - چنانچہ یہی اعادۂ صحیحہ اور تکرار حقیقت تھی جس سے گذشتہ فاتحۃ الکتاب شروع ہوا -

اسکے ساتھ ہی "قانون نصرۃ حق و خذلان باطل" کے متعلق قرآن حکیم کی تصریحات اور اسکے بعض مخصوص معارف بیان کیے گئے تھے، اور ان علائم و آثار کی توضیح کی تھی جو دعوۃ الی الحق کیلیے خدا کی بلائی ہوئی نشانیاں ہیں - پھر "کلمۃ طیبۃ" اور "کلمۃ خبیثۃ" کے دو درختوں کا حال لکھا تھا جو زمین میں یکساں اسباب و عزائم کے ساتھ بوئے گئے، پر ایک نے اپنی شاخوں میں فتح و مراد کا پھل پایا اور دوسرے نے اپنے اوپر ہلاکت اور خسران کی آندھیاں چلتی ہوئی دیکھیں ! و مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض، ما لہا من قرار (۱۴ : ۲۶) کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ، اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء (۱۴ : ۲۵)

* * *

پھر ان تمام بیانات سے بھی بڑھکر ایک امر اہم و عظیم تھا جسکو واضح و بین کردینا بہت ضروری تھا - پس تیسرے نمبر میں اس سوال پر بحث کی گئی کہ یہ سب کچھ جو ہوا اور ہو رہا ہے، اور یہ تمام اظہارات و تصریحات جو بہتوں کی نظروں میں مافوق العادہ قوتوں کا ادعا اور غیر معمولی مدارج کا اعلان ہے، آغاز کارسے کیے جا رہے ہیں، تو انکا مقصود حقیقی کیا ہے، اور ان تمام کامیابیوں کی فضیلت کس کو پہنچتی ہے ؟

چنانچہ اچھی طرح واضح کردیا تھا کہ نہ تو یہ کوئی غیر معمولی دعوا ہے اور نہ مخفی طاقتوں اور روحانی خوارق کے ظہور کا کوئی اعلان ہے - بلکہ ایک نہایت ہی عام اور معمولی بات ہے - اتنی معمولی بات کہ ہمیشہ اسکی حقیقت کو تمام انسانوں نے تسلیم کیا ہے - اور اب بھی ہر زبان سے کہلوا دی جاسکتی ہے اور ہر شخص ایک عام بات کی طرح اسے کہتا اور مانتا ہے - تم میں سے کون ہے جسکا یہ اعتقاد نہیں ہے کہ سچی اور نیک بات ہمیشہ کامیاب ہوتی ہے اور سچ جس زبان سے نکلے، فتح و مراد کو اپنا منتظر پائیگا ؟ پھر اگر ایسا ہی ہوا تو یہ کوئی ایسی نئی بات نہیں ہے جسپر تعجب کیا جائے - اور اسے ایک مافوق العادہ دعوا سمجھا جائے - اسمیں نہ تو سچ بولنے والے کیلیے کوئی فضیلت ہے، اور نہ یہ داعی حق کی کسی غیر معمولی بزرگی و کمال کا کوئی ثبوت ہے - کیونکہ سچ خود ہی اپنا راستہ پیدا کرتا ہے اور دعوۃ حق خود ہی اپنے خواص دکھلاتی ہے - عام اس سے کہ اسکا بولنے والا کون ہے اور کتنی فضیلت رکھتا ہے ؟

ایک مومن روح کا اعتقاد تو یہ ہونا چاہیے کہ خدا اگر چاہے تو اپنی سچائی کیلیے پتھر کے ٹکڑوں اور جلانے کی لکڑیوں سے بھی وہ کام لیلیے جو بڑے بڑے انسان نہیں کرسکتے - پھر اگر ایک عاجز و قصورمند ہستی کے ہاتھوں اسکا کوئی کام انجام پاگیا تو یہ کونسی عجیب بات ہے ؟ اگر ایمان مردہ کیا ہو اور دلوں نے اعتقاد الہی کھو نہ دیا ہو تو نہ صرف ہر مسلمان کو اسے مان ہی لینا چاہیے، بلکہ خود کرکے قوۃ حق و صداقت کے معجزوں کو آزمانا چاہیے - اور دیکھہ لینا چاہیے کہ خدا اسکے ناصر و قیوم انکے ساتھہ کیا کرتا ہے ؟

ایمان و حقانیت تو وہ چیز ہے کہ اسکی پکار بلند کرنے والے کو حق پہنچتا ہے کہ تمام دنیا کو اپنے آگے مسخر اور تمام طاقتوں کو اپنے آگے سربسجود بتلائے - وہ اگر ایسا دعوا کرے تو اسمیں رائی برابر بھی غرور نہ ہوگا بلکہ ایک ایسی بات ہوگی جیسے کوئی دن کو دن اور رات کو رات کہے - یا کہے کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں اور جب پانی برستا ہے تو اناج پیدا ہوتا ہے - کیونکہ وہ مومن ہے اور صرف مومن ہی کو ساری عزتیں، ساری فتح مندیاں، اور ہر طرح کی عظمتیں اور رفعتیں بخشی گئی ہیں :

و للہ العزۃ و لرسولہ و للمومنین و لکن المنافقین لا یعلمون (۸ : ۶۳)	عزت صرف اللہ کیلیے ہے، اسکے رسول کیلیے ہے، اور مومنوں کیلیے - مگر افسوس کہ جو لوگ منافق ہیں وہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں !

(فاتحۃ العہد الثالثۃ)

ان تمام فواتح سابقہ میں دعوۃ الہلال کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوے مناسب نہ سمجھا گیا کہ تفصیل سے ان حالات و حوادث پر بھی تفصیل کے ساتھہ نظر ڈالی جائے جن سے اس دعوۃ الاہیہ کی مدت دو سالہ معمور ہے، اور واضح کیا جائے کہ یہ کامیابی ان ان راہوں اور کن کن صورتوں میں نمودار ہوئی ؟ کیونکہ اول تو یہ موضوع نہایت اطناب طلب تھا - ثانیاً الہلال کے کاموں کے نتائج و سوانح اسقدر روشن اور آشکارا تھے کہ محض سرسری اشارہ اور اجمالی تذکرہ کردینا ہی انکے لیے کافی تھا -

لیکن آج پانچویں جلد کو شروع کرتے ہوے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع پر بھی ایک اجمالی نظر ڈالی جائے اور کاروبار دعوت کے تمام دیگر پہلوؤں سے قطع نظر کرکے صرف اسکی کامیابی اور تکمیل مقاصد کے واقعات کو بحث و نظر کیلیے مخصوص کرلیا جائے - تقریباً تین جلدوں سے برابر دعوۃ الہلال کی کامیابی اور مخالفین و معاندین اور مفسدین کے عدم تسلط و استیلا، و خذلان اعمال، و خسران اعمال کا ذکر کیا جا رہا ہے - پس ضروری ہے کہ الہلال کی مخالفت و معاندت کی تاریخ و سوانح پر بھی ایک بار نظر ڈال لی جائے - عجب نہیں کہ ضمناً اسمیں بہت سے ایسے مواعظ و بصائر حاصل ہوں جو شاید کسی مستقل عنوان کے ساتھہ بمشکل تحریر میں آتے -

لیکن قبل اسکے کہ اصل بیان شروع ہو، ایک مختصر تمہید ضروری ہے - اور اسلیے یہ مضمون تین نمبروں میں ختم ہوگا - مگر اس کا ہر ٹکڑہ بجائے خود مستقل ہوگا -

و الحمد للہ رب العالمین -

مقالات

علـــوم القـــران

یعنی مسلمانوں نےقران مجید کے متعلق کون کون علوم ایجاد کیے اور اون پر کتنی کتابیں لکھیں ؟

(٤)

مباحث باقیه متعلق الفاظ القران

از مولانا السید سلیمان الزیدی پرروفیسر عربي پونا کالج

علوم القران کے عنوان سے ایک سلسلۂ مقالات اس جلد کے ابتدائي نمبروں میں شروع ہوا تھا جسکا آخري نمبر ۲۵ فروري کي اشاعت میں نکلا تھا - ان نمبروں میں قران حکیم کے متعلق ۲۰ علوم کا تذکرہ هوچکا ہے - اخري عنوان الفاظ القران تھا - اسکا بقیه حصه آج سے پھر شروع کیا جاتا ہے -

(۲۱ ـــ هجـــا ء القـــرآن)

عجائب قدرت الهي کا ایک نمونه یه ہے که دنیا میں تقریباً ۵۰۰۰ زبانیں بولي جاتي هیں جو بارجود اختلاف شدید ' حروف هجاء کي آواز میں (باستثناے چند حروف) بالکل متحد و مشترک هیں - لیکن یہه اتحاد و اشتراک انکے الفاظ کے اتحاد و اشتراک پر ذرا بھي موثر نہیں ہے - زیادہ سے زیادہ ۳۲ یا ۳۳ حروف هیں جو کم و بیش دنیا کي پانچ هزار زبانوں کے لیے همیشه جدید اور غیر مشترک الفاظ کا ذخیرہ فراهم رکھتے هیں !

عربي زبان تمام السنۂ سامیه سے زیادہ حروف رکھتي ہے - عبري جو باعتبار ادبیات و علوم تمام سامي زبانوں میں سب سے زیادہ قدیم ہے ' اوسکي بنیاد صرف ان ۲۲ حروف پر ہے :

اب ج د - (گ) ہ و ز - ح ط ي - ک ل م ن - س ع ف (پ) ص - ق ر ش ت -

انکا مجموعه ابجد - هوز - حطي - کلمن - سعفص - قرشت - ہے - عربي زبان میں ۶ حرف زیادہ هیں : ث خ ذ - ض ظ غ - جنکا مجموعه ثخذ اور ضظغ ہے -

اس تفصیل سے تم نے سمجھه لیا هوگا که عربي زبان میں حروف هجاء کي به تبعیت عبري ترتیب کیا تھي ؟ یعني در اصل اسطرح تھي :

اب ج د ' ہ و ز ' ح ط ي ' ک ل م ن ' س ع ف ص ' ق ر ش ' ت ث خ ذ ' ض ظ غ -

بعد از اسلام سب سے اول جس چیز کو عربي زبان حیطۂ تحریر میں لائي ' وہ قران مجید ہے - کسي چیز کو لکھنے کے لیے حروف هجا کي ترتیب و تحسین کوئي ضروري شے نہیں ' لیکن اوسکے پڑھنے کے لیے یقیناً سب سے اول حرف هجاء کي ' اور پھر اوسکو بحسن و صحت پڑھسکنے کے لیے حروف هجاء کي ترتیب صحیح و آسان کي ضرورت هوتی ہے - چنانچہ سب سے پہلے مسلمانوں نے حروف هجاء کو آسان ترین و بہترین ترتیب میں مبدل کیا ' اور تمام هم شکل و متحد الصورت حروف کو یکجا کردیا - مثلاً :

ا ' ب ت ث ' ج ح خ ' د ذ ' ر ز ' س ش ' ص ض ' ط ظ ' ع غ ' ف ق ' ک ' ل ' م ' ن ' ہ ' و ' ي -

حروف هجاء کے تلفظ کي ایک اور مصیبت تھي - عبري میں جو السنه سامیه کي مہذب ترین شاخ تھي ' تلفظ کي صورت یه تھی -

الف - بتھه ' گیمل ' دالھه ' ہے ' واو ' زین ' حتھه ' طتھه ' یود ' کاف ' لامید ' مم ' نن ' سن ' عین ' فے ' صدم ' قف ' رش ' شن ' تاو -

قران مجید کے لیے حروف هجاء کي تهذیب و ترتیب میں اس اختلاف تلفظ کو بھي دفع کیا گیا اور حتي الامکان ایک متحد و متساوي الصوت تلفظ وضع کیا گیا مثلاً الف ' بے ' تے ' ثے - الخ یا الف ' با ' تا ' ثا ' الخ -

الغرض یه مباحث ایسے تھے ' جو مسئله تدوین علوم قرانیه میں سب سے اول بحث و ترتیب کے لائق تھے ' چنانچه دوسري اور تیسري صدي کے علماء نے ان مباحث پر بھی منفرد و مخصوص کتابیں لکھیں جنکا نام عموماً " هجاء المصحف " ہے - ابن ندیم جو چوتھي صدي کا مصنف ہے ' اوس نے اس موضوع پر متعدد تصنیفات کا ذکر کیا ہے ' جیسے : هجاء المصحف یحیی بن حارث ' هجاء المصحف ابن شیب ' هجاء المصحف احمد بن ابراهیم الوراق - وغیر ذلک -

(۲۲ ـــ النقـــط و الشـــکل في القـــران)

عربي زبان میں ابتداءً حروف هجا میں نقطے نہیں هوتے تھے ' اسلیے اکثر اهل عجم کي نظر میں حروف باهم متشابه معلوم هوتے تھے اور وہ صحیح نہیں پڑہ سکتے تھے حجاج بن یوسف ثقفي کے تمام اوراق عمل میں سیاهي کے سوا اور کچھه نہیں ' تاهم اگر ان میں کچھه اُجالا ہے تو یہي ہے کہ اوس نے قران کو اس مشکل سے نجات دي -

چنانچه چند علما کي مدد سے اوس نے نقطے ایجاد کرائے - اس پر بھي غلطي رفع نهوئي تو قران کے الفاظ پر شکل یعني زبر' زیر' اور پیش لگائے - اکثر عربي کتابوں میں تم نے " اعجام " اور حروف " معجم " پڑھا هوگا - اسکے اصلي معني یه هیں که " لفظ عربي کو عجمي بنانا " چونکه یه نقطے عجمیوں کي خاطر ایجاد کیے گئے تھے ' اسلیے حروف هجاء پر نقطے لگانا گویا " اعجام " هونا تھا - یعني عربي لفظ کو عجمي بنانا تھا -

چونکه یه علامات بالکل نئي تھیں اسلیے ان کے قواعد و اصول کیلیے مستقل تصنیفات کي ضرورت تھي علماے اسلام نے یه ضرورت بھی باحسن وجوہ پوري کي اور حسب ذیل کتابیں یادگار چھوڑیں :

کتاب النقط و الشکل خلیل بن احمد (واضع علم عروض) المتوفي سنه ۱۷۰ ھ کتاب النقط و الشکل محمد بن عیسی ' کتاب النقط و الشکل یحیي بن مبارک یزیدي النحوي المتوفي سنه ۲۰۲ ھ کتاب النقط و الشکل ابو حاتم سجستاني المتوفي سنه ۲۴۸ ھ (یه کتاب جداول و دوائر پر مشتمل ہے) کتاب النقط و الشکل ابن قتیبه دینوري المتوفي سنه ۲۷۶ ھ

(۲۳ — اجزاء القـــرآن)

هر کتاب تفصیل فوائد اور تسهیل مطالب کی غرض سے مختلف ابواب و فصول پر منقسم هوتی هے - صحف الهیه بهی اس اصول سے مستثنی نهیں - تورات مختلف پرق (فرق) یعنی منازل اور مختلف اصحاح یعنی سور پر منقسم هے قران مجید کی اصلی تقسیم معنوی تو سورتوں پر هے ' لیکن لوگوں نے تلاوت کی آسانی کے لیے مختلف اجزاء پر اوسکو منقسم کردیا هے - ان تقسیمات کا مبنی صرف الفاظ و عبارات کی متساوی تقسیم هے ' تاکه پڑهنے والوں اور حواله دینے والوں کو سہولت و آسانی هو -

قرون اولی کے عباد و زهاد علی العموم قران کی کامل تلاوت ایک هفته میں ختم کردیتے تهے - اس مناسبت سے قران کی سب سے پهلی لفظی تقسیم یه هوئی که سات ٹکڑوں پر منقسم کیا گیا جن میں سے هر ایک کو " حزب " (ٹکڑا) یا " منزل " کهتے هیں که تلاوت قران کا مسافر هر روز وهاں اپنے سفر الی الله کی ایک منزل ختم کرتا هے -

تلاوت کا اس سے زیاده سہل طریقه یه هے که هر مهینے میں ایک بار ختم کیا جائے - اس بنا پر لوگوں نے قران کو تیس روز کے حساب سے برابر برابر تیس حصوں پر منقسم کردیا ' جن کا نام " پاره " یا " جزء " هے -

پهر هر پاره دو برابر حصوں میں منقسم هوتا هے جنکو " نصف " کهتے هیں - نصف کے بهی دو ٹکڑے هیں جن میں سے هر ایک کا ایک ایک " ربع " هے یعنی اصلاحا ایک ٹکڑے کو ربع ' دو ٹکڑے کو نصف ' تین ٹکڑے کو ثلث ' اور چاروں ٹکڑوں کو ملاکر ایک " پاره " کهتے هیں -

قران مجید کے ان مختلف اجزا و اقسام کی تعیین که کہاں سے شروع هوتے هیں ؟ کہاں ختم هوتے هیں ؟ کہاں تک نصف هے ؟ کہاں ربع هے ؟ کہاں ثلث هے ؟ محتاج تالیف و ترتیب تهی ' اسلیے دوسری اور تیسری صدی کے علماے نحو و ادب نے اس احتیاج سے بهی قران کریم کو مستغنی کردیا - اجزاء القران ابو بکر بن عیاش الموجود سنه ۱۲۷ ح (یه کتاب ۳۰ پاروں کی تقسیم میں هے) اجزاء القران حمید بن قیس الهلالی ' اسباع القران (۷ منازل کی تفصیل) حمزه زیات المتوفی سنه ۱۵۴ - اجزاء القران سلیمان بن عیسی ' اجزاء القران کسائی نحوی المتوفی سنه ۱۸۸ ' اجزاء القرآن ابو عمر الدوری الموجود سنه ۲۰۲ -

(۲۴ — مقطوع القران و موصوله)

کسی ایسی کتاب کے لیے جو متنوع المعانی اور مختلف المطالب هو ' اوس کو پڑهتے وقت نهایت ضروری هے که عبارت کا توڑ جوڑ اور ختم و شروع ایسے فقره پر کیا جائے ' جس سے عبارت کے ربط اور معنی مختلط نهوں ' اسی کا نام قطع و وصل هے - قران مجید کی تلاوت کے لیے بلکه صحیح طور مطالب سمجهنے کے لیے نهایت ضروری هے که قران مجید کی مقطوعات و موصولات سے واقفیت هو - حسب ذیل کتابیں اسی واقفیت کا ذریعه هیں مقطوع القران و موصوله عبد الله عامر یحصبی قاری شام المتوفی سنه ۱۱۸ ' مقطوع القرآن و موصوله حمزه بن حبیب الزیات قاری کوفه المتوفی سنه ۱۵۶ ' مقطوع القران و موصوله علی بن حمزه کسائی قاری کوفه المتوفی سنه ۱۸۸

(۲۵ — عدد آي القران)

جسطرح عام کتابوں کی هر فصل و باب کی ترتیب فقروں سے هوتی هے - اسی طرح قران مجید کی هر سورة آیتوں سے مرکب هوتی هے - " آیة " عربی میں (اور اُوة عبری میں) لغة ' نشان و علامت ' کے مرادف هے ' اور اصطلاحاً عبری میں تورات کے ایک حرف کو بهی اُوة کهتے هیں که وه اپنے مداول علیه کے لیے صرف ایک قسم کا نشان اور علامت هے - لیکن عربی کی اصطلاح اس سے زیاده وسیع قرار دی گئی هے ' اور وه قرآن کے پورے ایک فقره پر حاوی هے -

آیت یا فقره کسکو کهتے هیں ؟ کسی کلام مسلسل کے اوس مختصر ٹکڑے کو جو اداے مطلب اور تفهیم معنی میں مستقل هو - اس تعریف کی رو سے ممکن هے که کلام کا ایک ٹکڑا جسکو هم اداے مطلب کے لیے مستقل سمجهتے هوں ' تم نه سمجهتے هو ' پس یه بالکل ممکن هے که اگر ایک فریق کے نزدیک سوره فاتحه کے سات ٹکڑے هوں یعنی سات آیتیں ' تو دوسروں کے هاں چهه هوں یا آٹهه ' اسی پر پورے قران مجید کی تمام آیات کی تعداد کو قیاس کر لو -

قران مجید کے تحفظ و صحت کی اخیر حد یهه هے که مسلمانوں نے اس کے ایک ایک حرف ' ایک ایک لفظ ' اور ایک ایک آیت کا شمار کر لیا هے - حروف اور الفاظ کی تعداد میں تو زیادت و نقص نهیں هو سکتی ' لیکن به بناے تفصیل ما مرق ' آیات کی تعداد میں اختلاف راے ممکن هے ' چنانچه " علم عدد آي القران " کا موضوع یهی مسئله هے -

علم القراءة کی تفصیل میں اوپر ذکر هو چکا هے که قرون قران کے لیے قرون اولی میں پانچ مشهور اسکول (درسگاه) تهے : مکه معظمه ' مدینه مبارکه ' بصره ' کوفه ' شام - ان میں سے هر اسکول نے اپنی تحقیق و راے کے مطابق آیات قرانیه کی تعداد و شمار پر مستقل رسائل ترتیب دیے هیں

مکه معظمه

کتاب العدد عطاء بن یسار الفقیه ' کتاب العدد غزالی ' کتاب حروف القران خالف البزار

مـدیـنـه مبارکـه

کتاب العدد نافع قاری مدینه المتوفی سنه ۱۶۹ ' کتاب العدد عیسی المدنی ' کتاب العدد اسماعیل بن ابی کثیر القاری -

کـــوفـــه

کتاب العدد حمزه الزیات قاری کوفه المتوفی سنه ۱۵۶ ' کتاب العدد خلف النحوی الکوفی ' کتاب العدد محمد بن عیسی الکوفی ' کتاب العدد علی بن حمزه الکسائی النحوی قاری کوفه المتوفی سنه ۱۸۹ ھ -

بصـــره

کتاب العدد ابن معافا ' کتاب العدد عاصم الجحدری ' کتاب العدد حسن بن حسن بصری ' عدد آي القرآن محمد بن مستنیر قطرب المتوفی سنه ۲۰۶ -

شـــام

کتاب العدد یحیی بن حارث الذماری ' کتاب العدد خالد بن معدان ' کتاب اختلاف العدد ربیع الفسیه -

یه عدد کی تصنیفات هیں ' متاخرین میں موصلی (نام نهیں معلوم) کی ذات الرشد ' اور ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری المتوفی سنه ۶۷۸ کی تعداد الآی القران وغیره اسی فن کی کتابیں هیں

[الباقی یاتی]

مذاکرۂ علمیّہ

صحیفۂ فطـــرت کا ایک دلچسپ صفحـــہ

عــالــــم نبـــاتات اور حیـــوانات

مختلف الجنـس أشـيـاء میں حیـرت انـگیـــز مشـــابہـت

(۲)

پھولوں کي مشابہت کی جتنی صورتیں هیں' ان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز (Schuberati (1) grandiflora) نامي پھول کي مشابہت ہے - اسے دور سے دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہربان شکل اور کہن سال آدمي آپکو دیکھہ رہا ہے ! ہر انساني خط و خال کي شبیہ نہایت مکمل طور پر اسمیں موجود ہے اور ہو بہو ایک انسان کا چہرہ بنگیا ہے - اسکي ہر شاخ میں متعدد پھول ہوتے ہیں' اور شاخ خم کھا کر عرض میں دھنے سے بائیں طرف چلي جاتي ہے - اسلیے ہر شاخ میں بجاے ایک چہرے کے مسلسل کئي چہرے پیدا ہوگئے ہیں !

آرکڈ کي طرح یہاں بھي مادہ تولید کے ذرات ملکر چھوٹے چھوٹے ڈلے بنجاتے ہیں جنہیں مناسب قد کے کیڑے نر کے مادہ کو دوسرے پھولوں تک لیجاتے ہیں - اس درخت کے پھول میں جو رس ہوتا ہے اسی کي تلاش میں کیڑے آتے ہیں' اور عضو رجولیت کے کالم (ستون) پر بیٹھہ جاتے ہیں - بیٹھتے ہي انکے پیر ان طویل اور عمیق شگافوں میں چلے جاتے ہیں جو اُسکے تمسخر انگیز چہرے کے ہر طرف پیدا ہوگئے ہیں - جب کیڑا بھاگنا چاہتا ہے تو اُسکے پیر اوپر کي طرف جا کے سیاہ قرصوں (یعني چہرہ کي آنکھوں) کے ایک تنگ سوراخ میں پھنس جاتے ہیں ' اور وہ اپنے پانوں نکالنے کیلیے سخت جد و جہد کرنے لگتا ہے - اس کشمکش میں آنکھوں کے قرص مع مادۂ تولید کي دونوں ڈلیوں کے ٹوٹ جاتے ہیں اور اسطرح عروس گل کے حاملہ ہو جانے کا سامان پیدا ہو جاتا ہے !

(۱) Schubertia ایک درخت ہے جو جنوبي امریکہ میں ہوتا ہے - اسکے پتے پیچ و خم دار ہوتے ہیں - پتیوں کي سطح پر بکثرت باریک بال ہوتے ہیں اور توڑا جاے تو اندر سے دودھ کي طرح سفید عرق نکلتا ہے - اسکي مختلف قسمیں ہیں جنمیں سے ایک مشہور قسم Schu. Grandiflora ہے -

جب کبھي کوئي بڑا اور طاقتور کیڑا پھنستا ہے تو یہ تدبیر پوري طرح انجام پاتي ہے' لیکن اگر چھوٹا اور کمزور کیڑا گرفتار ہوا تو پھر وہ نہیں نکل سکتا - وہیں مرکے رہجاتا ہے ' اور وہ مقصد (یعنے تلقیح) فوت ہوجاتا ہے جسکے لیے یہ تدبیریں کي گئي تھیں - اسي لیے ان پھولوں کو " ظالم" یا " صیاد" (Pinching trop) پھول بھي کہتے ہیں جو اپنے عشق و محبت کي نامجولیوں میں اسقدر جلاد اور خونریز ہیں !

جب کوئي طاقتور کیڑا مادہ تولید نکالکے لیجاتا ہے تو اس مادہ میں ایک ایسي حرکت پیدا ہوتي ہے جسکی وجہ سے انکے پھیلے ہوے اجزا سمٹکے مختصر ہو جاتے ہیں - اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ جب کیڑا دوسرے پھول پر جا کے بیٹھتا ہے تو اُسکے رحم میں یہ مادہ بآساني داخل ہو جاتا ہے - ان پھولوں کے قرب و جوار میں بکثرت بھڑیں اور دوسرے قسم کے کیڑے ملینگے جنکے پیروں میں مادۂ تولیدہ کي ڈلیاں یا اُن آنکھوں کے ٹکڑے لگے ہونگے جن سے یہ مادۂ تولیدہ نکالا گیا ہے -

(Acarus calmus) (۱) کے کھلنے کا طریقہ بھي عجیب و غریب ہے - اسوقت اسکے پھولوں کا تختہ حیرت انگیز طور پر ایک گول صف کے مشابہ ہوجاتا ہے !

اس پھول کا تعلق (Orantiaceal) کي قسم سے ہے - یہ در اصل مشرقي ایشیا کا پھول ہے مگر اب دوسرے ملکوں میں بھي ہونے لگا ہے' اور جنوبي روس میں تو اسکا مربہ بھي بنایا جاتا ہے - وہیں سے اُسکي جڑیں آتي ہیں - ان جڑوں سے ایک قسم کا خوشبودار' مصرف' مقوي' مگر تلخ عرق نکلتا ہے جو بعض شربتوں میں طبي طور پر ملایا جاتا ہے -

تلقیح نفس (یعني از خود تلقیح کا ہونا اور کسي دوسرے پھول کے مادہ تولید کا عدم شمول جسکو اصطلاح میں Self-pollination کہتے ہیں) یا ازدواج نفس (یعني نر اور مادہ الگ الگ نہ ہوں - خود ہي نر بھي ہو اور مادہ بھي جسے اصطلاح میں Autogamy کہتے ہیں) ہمارے سوال کے دائرہ سے خارج ہے کیونکہ ہر پھول کا رحم مرکز مادۂ تولید کے نکلنے سے پہلے ہي مرجھا جاتا ہے - ہاں یہ صحیح ہے کہ تختہ کے بالائي پھولوں کے رحم میں نیچے کے پھولوں کے عضو رجولیت سے مادہ تولید نکالا جاسکتا ہے' مگر یہ اسیوقت تک بار آور ہو سکتا ہے جب تک کہ اسمیں کیڑوں کي اعانت شریک نہ ہو -

لڑکے نہایت شوق سے اِس پھول کے بھچے ہوے جبڑوں کو

(۱) Acarus یعني ایکرس ایک قسم کا درخت ہے جسکي مختلف قسمیں ہیں - ان اقسام میں سب سے زیادہ دلچسپ قسم Acarus Calmus ہے جسکا ذکر مضمون میں آیا ہے - ایکیرس انگلستان میں زیادہ تر ساحلي اور مرطوب مقامات میں ہوتا ہے - انگلستان کے علاوہ ہندوستان اور شمال امریکہ کے سرد حصوں میں بھی پایا جاتا ہے -

چٹکي سے نوچتے هيں' جسکا نام (Antirrhinum) (۱) نہايت هي مناسب اور موزوں هے -

لارڈ اويبري اس پهول کو ايک ايسے مضبوط صندوق سے تشبيه ديتے هيں جسکي کنجي صرف بهونرے هي (Humble bee) کے پاس هے ' کيونکه چهوٹے چهوٹے کيڑے تاج (Corolla) (۲) کي بند پنکهڑيوں ميں سے اپنا راسته نکالنے ميں کامياب نهيں هوسکتے -

اس پهول کي تلقيح کے ليے ايک بڑي زبان والی مکهي کي ضرورت هوتي هے - اسکا عضو نسائي ايک قسم کي زير زمين راه هے جسميں سے هوکے کيڑا رس تـک پہنچسکتا هے اور جو بالکل اسکے کنارے ميں هوتا هے - اس راه کے سرے پر اسکي چهت کي طرف دبے هوے ماده توليد ميں ملفوف اينتهر هوتے هيں - پهول کے امتحان سے صاف نظر آتا هے که اگر کيڑے اندر جا سکتے تو وه ان مرکز هاے ماده توليد کو مس کيے بغير اس تک پہنچ جاتے -

بڑي مکهي سے يه راه بالکل بهر جاتي هے ' اسليے جب وه باهر نکلتي هے تو خود بخود اسکي روئيں دار پيٹهه کے ساتهه ماده توليد کے ذرات بهي لگ کے چلے آتے هيں -

يه واقعات هيں جن سے اس پهول کے ان بهيجے هوے جبڑوں کے حالات کي تشريح هوتي هے جو اپنے کهلنے کے ليے شه زور کيـڑوں کو هميشه صلاے زور آزمائي ديتا رهتا هے -

اس پهول کا سب سے زياده دلچسپ حصه کيپسيول هے (۳)

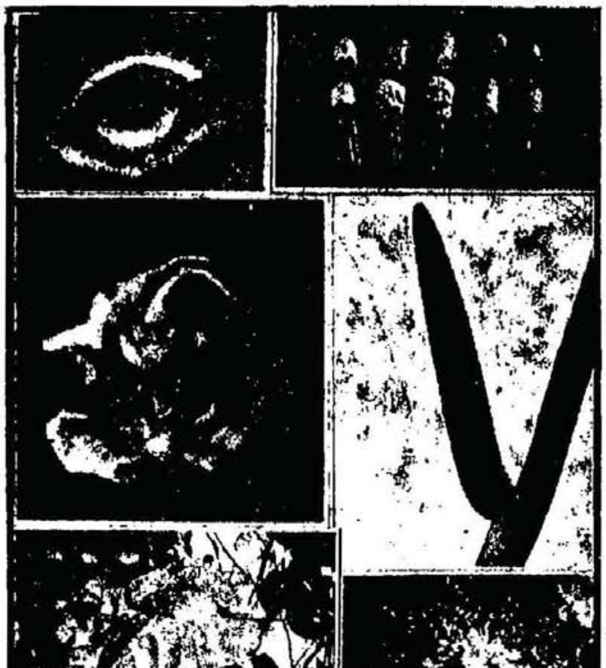

(۱) يه ايک قسم کا درخت هے جسکي ۱۴ قسميں هيں - اسکا اصلي وطن بحر ميڈيٹرينين هے مگر بسا اوقات کالوفورنيا ميں بهي نظر آجاتا هے -

(۲) " کارولا " پهول کا وه حصه هے جو کلي کے اندر اور بار آور حصه کے گرد هوتا هے - اسکا وجود عموماً معض دو تين پتيوں هي سے عبارت هوتا هے جو تکميل نشو کے بعد بڑي هوجاتي هے - يه پتياں بالائي غلاف (کمامه) کي پتيوں سے زياده خوشنما اور پر رونق هوتي هيں - انگريزي ميں انکو (Corolla) کهتے هيں جو ايک لاطيني نژاد لفظ هے - لغت ميں اسکے معني تاج کے هيں - اسي ليے هم نے بهي تاج هي ترجمه کيا -

(۳) وه ايک تهيلی هے جسميں بيج رهتے هيں - عربي ميں اسکو " خريطه " کهتے هيں -

اس مضمون کا يه مقصد نهيں که اس ميں تمام تعجب انگيز مشابهتوں کي ايک مکمل فهرست پيش کي جائے - اگر ايسا کيا جاے تو اس موضوع پر ايک مبسوط کتاب لکهنے والے مصنف کا بوجهه هم اپنے سر لے لينگے حالانکه اسکے ليے بالکل طيار نهيں هيں - همارا مقصود صرف يه هے که چند دلچسپ صورتوں کا اجمالي تذکره کرديں اور اسپر توجه دلائيں که اس موضوع سے تعليم ميں کيونکر فائده اٹهايا جا سکتا هے ؟ پڑهنے والے اپنے تخيل اور مشاهده کي قوت سے کام لينگے تو انهيں اس موضوع کے متعلق قريباً بے پاياں سلسلوں کے دريافت کرنے ميں کوئی دقت نه هوگي -

(عالم حيوانات)

اب تـک تو نباتات کا ذکر تها - اب هم حيوانات کو ليتے هيں -

کيڑوں کے پر جس قسم کے نقش و نگار کے نمونے پيش کرتے هيں' اگر انکو جمع کيا جائے تو انميں بهت سي مختلف صنعتوں اور تصويروں کا سراغ مليگا - هم نے اپنے مضمون کے ساتهه صرف ايک دو پروں کي تصوير دي هے - غالبا ان تصـويروں ميں سب سے زياده تعجب انگيـز نشان وه هے جو بالکل رومن اعداد کا عدد ۸۰ - يعنے 80 لکها هوا دکهائي ديتا هے - اور جو جنوبي امريکه کي تتلي (Catagramma) نامي کے پچهلے پروں پر هوتا هے - بے شک يه عدد اس جنس کي تمام انواع ميں پوري طرح واضح نهيں هے' مگر عموماً پچهلے پر کي اندروني سطح پر 80 يا 88 کا نشان ضرور هوتا هے - اسيواسطے جو لوگ برازيل ميں ان تتليوں کو پکڑتے هيں' وه انهيں " ايٹتي ايٹ " (اٹهاسی) کهتے هيں -

وه کيڑے جو موت کا سر (Death's Head) کهلاتے هيں' انکے سينے کے نقش و نگار بهي ايک نهايت دل نشيں منظر هے - کيونکه وه انساني کهوپڑيوں اور انکي منقاطع هڈيوں کي نهايت عمده نقل هوتي هيں' اور انهيں ديکهکے جرمن سواروں کے مشهور رسالے کا نشان ياد آجاتا هے !

جرمني اور پولينڈ ميں (جهاں يه کيڑے کثرت سے هوتے هيں) انکو (Death's head phantom " موت کے سر کي تصوير " يا (Wandering death bird) يعنی " موت کے آواره گرد کيڑے " کهتے هيں - وهاں کے جاهل کسانوں کا عقيده هے که وه بهت هي منحوس اور بد اثر هيں !

هندوستـان میں ایـک بڑا کیـڑا هوتا هے جسے " سانپ "
(Attacus attas) کہتے هیں - اسے یہ لقب اسلیے ملا هے کہ اسکے
اگلے پر کے سرے ایسے نظر آتے هیں جیسے ایک پر غضب کوبرا
(ایک قسم کے زهردار سانپ) کا سر هے جو کسي تصویر کے خانے
میں دکھایا گیا هے !

اس خاندان کے دوسرے کیڑوں کے اگلے پروں پر بھي بہت سے خوشنما اور تعجب انگیز صفیں هوتي هیں - چنانچہ اس ڈروپنگ برڈ (Drooping bird =مرجھانیوالي کلي) کو دیکھیے جو " چاند " نامي کیڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي هے - یہ ' اور اسي قسم کے اور نمونے جو تتلیوں اور کیڑوں کے پروں پر هوتے هیں ' گوناگوں وضعوں اور طرح طرح کے نمونوں کا ایک ایسا ذخیرہ جمع کردیتے هیں جن سے مصور بہت فائدہ اٹھا سکتے هیں - جب انہیں نئي نئي وضعوں کے القا و الہام کي ضرورت هوتي هے تو فطرۃ کي یہ مصنوعات عجیبہ و غریبہ انکے سامنے نمونہ کیلیے آ جاتي هیں - اگر یورپ کي بہت سي صنعتوں اور نقش و نگار کے کاموں کے اصل کا سراغ لگایا جاے تو یقیناً انہي کیڑوں کے پر نکلینگے - کشمیر اور هندوستان کي مشہور شالوں کے نمونوں میں (cethocia) نامي جنس کے نقش و نگار تتلیوں هي کے رنگ هیں جنکي نقل اتاري گئي هے -

(مرقـــع)

اس مضمون کے ساتھہ ان پھولوں اور کیڑوں کا ایک مرقع بھي دیا جاتا هے جنکا ذکر گذشتہ اور آج کے نمبر میں آیا هے - بائیں جانب سے بہ ترتیب دیکھتے آئیے - تصویریں دو کالم میں کردي گئي هیں - پہلے کالم کو ختم کر کے دوسرے کالم کو شروع کیجیے گا :

(۱) " سانپ " نامي هندوستاني کیڑا جو کوبرے کا سر معلوم هوتا هے -

(۲) یہ " موت کے آوارہ گرد کیڑے " کي تصویر هے ' جسکے جسم پر انسان کي کھوپریوں کي متقاطع هڈیوں کي شکل هوتي هے -

(۳) یہ " مرجھانے والي کلي " هے ' جو " چاند " نامي کیڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي هے -

(۴) وہ تتلي جس کے پروں پر انگریزي کے (80) هندسہ کي شکل هوتي هے -

(۵) یہ گل ڈرو پیولم هے - اسکي شکل هو بہو ایک نہایت عمدہ لقا کبوتر کي سي هوتي هے - اس پھول کي دو تصویریں دي گئي هیں - ایک تصویر پوري طرح کھلے هوے پھول کي هے - اسي لیے اسمیں مشابہت بہت واضح هے - دوسري تصویر ایک نیم شگفتہ کلي کي هے ' اسلیے زیادہ نمایاں نہیں هے -

(۶) اولین نظر میں یہ معلوم هوتا هے کہ بہت سي انساني کھوپریاں هیں ' جو یکے بعد دیگرے رکھدي گئي هیں ' مگر در حقیقت یہ وہ پھلیاں هیں جنمیں اسنیپ ڈراگن Snap-dragon نامي درخت کے بیج هوتے هیں -

(۷) یہ ایکرس کیلمس نامي درخت کے پھول کي تصویر هے جس کا ذکر گذشتہ نمبر میں کیا گیا هے -

(۸) یہ اس پھول کي تصویر هے جو ایک پیر مرد کے مشابہ هوتا هے - اس کا ذکر اس نمبر کے گذشتہ حصہ میں آیا هے -

(۹) Aristolochia کا ذکر اس مضمون کے گذشتہ نمبر میں آیا هے - یہ اسي کي کلي هے - اس کلي کو اگر ایک رخ سے دیکھیے تو معلوم هوتا هے کہ راج هنس کے چہرہ کا ایک غیر مکمل خاکہ هے -

برید فرنگ

اقتـراعیـات

حقوق پرستان انگلستان کے تازہ ترین سوانح و حوادث

اقتراعیۃ (یعني عورتوں کے سیاسي حقوق کے تحریک) دراصل حق انتخاب کا مطالبہ هے - یہ اس صنف کي طرف سے کیا گیا هے - جسے تورات مقدس کي روایت کے بموجب محض مرد کے دل بہلانے کے لیے پیدا کیا گیا تھا - لیکن اس دل بہلانے والے کھلونے کے مطالبات نے اب ایسي خطرناک صورت اختیار کرلي هے کہ سارا انگلستان درد و اضطراب سے چیخ اٹھا هے ' اور جیسا کہ مقامي اینگلو انڈین معاصر کے مراسلہ نگار لندن نے لکھا هے " انکا وجود انگلستان کے لیے ایک سخت ترین اجتماعي خطرہ هوتا جاتا هے جسکي برباد کن ترقي کي رفتار بہت هي تیز هے - اس اجتماعي خطرہ کا اگر جلد تدارک نہ کیا گیا تو مسٹر ڈرایل کا یہ اعلان عملاً سامنے آجائیگا کہ " لوگ قانون کو اپنے هاتھوں میں لے لینگے ' اور ان عورتوں کو خود سزا دینگے جو مردوں کو سزا دینے میں اب بالکل ناقابل برداشت هوگئي هیں " -

اقتراعیہ کي دراز دستیوں کا دائرہ اسقدر وسیع هوگیا هے کہ ایک ادنی پولیسمین سے لیکر شاہ عہد تک ' اور گولف اور ٹینس کلبوں کے خیموں سے لیکر مصنوعات نفسیہ کي گیلریوں اور مقدس مذهبي مقامات و آثار تک انکي دست درازي سے محفوظ نہیں !

(پولیسمین)

وہ لال پگڑي والي طاقت جسکے کمر کے چھوٹے سے ڈنڈے کي ایک معمولي جنبش هزارها هندوستاني مردوں کے بھرے مجمع کو منتشر کر دیتي هے ' انگلستان میں خوبصورت هیئت اور رعب انگیز قیمتي وردي کے اندر بہت با قاعدہ هے - تاهم گرفتاري کا قصد ایک طرف رها ' اگر محض بچانے کے خیال سے بھي کوئي پولیسمین ان عورتوں کو پکڑتا هے تو بقول مراسلہ نگار انگلشمین " اس حفاظت کا صلہ اسے ایک زنانہ ایڑي کے بوٹ کي ٹھوکر کي شکل میں ملتا هے " !

یہ کسي نازک اندام کي لا ابالانہ ٹھوکر نہیں هوتي ' کہ " ضرب حبیب ضبیب " کا لطف آئے ' بلکہ ایک ایسي عورت کي جس نے اچھي طرح اس عجیب اسلحہ کے استعمال کي مشق کرلي هے ' اور جو وزن میں ۹ اسٹون (۱) سے بھي کہیں زیادہ هے ! وہ اسقدر زور سے بے محابا اور اسطرح تاک کے با اصول ٹھوکر مارتي هے کہ جنگ پیشہ سپاهي حیرت سے مبہوت رهجاتا هے !

هندوستان میں پولیس کے کسي غیر قانوني حکم کي بھي نافرماني کم از کم ۲۴ گھنٹہ حوالات میں رکھنے کے لیے کافي هوتي هے - ممکن هے کہ آپ انگلستان کو بھي اسي پر قیاس کرلیں ' اور کہیں کہ چونکہ اس نے اداے فرائض حکومت میں مداخلت کي هے اسلیے دفعہ (۲۲۴) عاید کي جاتي هے اور یقیناً دو سال قید کي مستحق هے - مگر یہ قیاس صحیح نہوگا - گوري رنگت کي پولیس گوري آبادي کیلیے هم سیاہ رو وحشیوں کا سا قانون نہیں رکھہ سکتي - انگلستان کا ضابطہ فوجداري ایسے موقع پر پولیسمین کو

(۱) ایک اسٹون ۱۴ - پونڈ کا هوتا هے -

حق نہیں دیتا کہ اپنی حفاظت کے لیے اس حملہ اور عورت کو ترکی بہ ترکی جواب دے !

(مجسٹریٹ)

مجسٹریٹ جو ہندوستان میں اپنے زیر انتظام شہر کا پادشاہ ہوتا ہے' اور بغیر کسی تامل کے مچھلی بازار کانپور کے ایک نہتے مجمع پر مسلسل ۱۰ منٹ تک ۶۰۰ کارتوسوں کی بارش کراسکتا ہے ' اسکی وقعت یہ عورتیں اتنی بھی تو نہیں کرتیں جتنی ہندوستان کے کسی بڑے شہر میں پولیس کے جمعدار یا داروغہ کی ہوتی ہے !

" نیلی ہال " اور " گریس رو " دو اقتراعیہ عورتیں ہیں جنکا چالان چند اقتراعی سازشوں کے سلسلے میں پولیس نے کردیا تھا - جب پیشی کا دن آیا تو مسٹر پال ٹیلر نامی مجسٹریٹ کی عدالت میں حاضر کی گئیں - ابھی مسٹر باڈکن وکیل استغاثہ نے کھڑے ہوکے مجسٹریٹ کو مخاطب ہی کیا تھا کہ " نیلی ہال " نے پولیس کے جبریہ کھانا کھلانے کا افسانہ چھیڑ دیا - مسٹر ٹیلر سر جھکا لے سنا کیے - تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے سر اٹھایا ہی تھا کہ ہال چیخ اٹھی :

" تم کو اچھی معلوم ہے کہ ہم پر کیا کیا ظلم کیے گئے ہیں (یعنی کس طرح بجبر کھانا کھلایا گیا ہے ؟) اسلیے اگر تم غیرت مند ہوگے تو ہم سے آنکھیں چار نہ کر سکوگے "

اسکے جواب میں مسٹر ٹیلر نے کہا :

" قصور معاف - یہ خود کردہ مصائب ہیں "

اس پر ہال برہم ہو کے بول اٹھی : " اس کا مزہ تم نہیں جانتے - کیونکہ تم پر کبھی پڑی ہی نہیں "

" رو " نے بھی اپنی سہیلی کی تائید کی ' اور نہایت بے باکی سے ظاہر کیا کہ اسے مجسٹریٹ کا چہرہ دیکھکے خوف آتا ہے - گویا مجسٹریٹ آدمی نہیں ہے - ایک مونسٹر (عجیب الخلقت جانور) ہے - اس پر مسٹر ٹیلر نے ایک زہر خند ہنسی کے ساتھہ کہا :

" تم نہیں چاہتیں کہ میں تمہیں برابر دیکھتا رہوں ؟ کیوں ؟ ایسا ہی ہے نا ' یا چاہتی ہو ؟ بولو ! "

ہال اور برہم ہوگئی - جھلا کے بولی :

" اگر تمہیں دن بھر میں تین بار زبردستی کھانا کھلایا جاتا تو تم اسطرح نہ ہنستے "

اب مجسٹریٹ صاحب بھی ذرا ہلے اور کسی قدر غضب آلود سنجیدگی کے ساتھہ کہا :

" میں بھی تم پر ہنستا ہوں پھر کیا تم مجھے بھی الزام دیتی ہو ؟ بولو ! "

اتنا سننا تھا کہ " ہال " اور " رو " دونوں آگ بگولا ہوگئیں اور کئی دفعہ زور زور سے چلائیں " مسٹر باڈکن اسے (یعنی غریب مجسٹریٹ کو) روکو "

اسکے بعد اس عجیب الخلقت مقدمے کی کارروائی شروع ہوئی - اثناء شہادت میں دونوں نے کئی بار کہا :

" ہم نہیں چاہتے کہ ہمارا مقدمہ چلایا جاے - ہمکو یوں ہی سزا دیدو "

مگر مقدمہ کی کارروائی ہوتی رہی - ایک پولیس کا گواہ پیش ہوا - اسکے بعد مقدمہ آیندہ کے لیے ملتوی کردیا گیا - جب " ہال " اور " رو " باہر لائی گئیں تو دونوں بہت زور سے چلائیں :

" خیر' کچھہ پروا نہیں - ہم لوگ برابر لڑتے رہینگے ! لڑتے رہینگے !! لڑتے رہینگے !!!

(شاہ اور ملکہ)

ان واقعات کا ذکر ہم نے اس خیال سے کیا کہ وفاکیش اور اطاعت بردار ہندوستان کی ہمت کے لیے یہی واقعات لرزہ انداز و دہشت انگیز ہیں ' ورنہ جس جماعت کا اسوقت ذکر ہو رہا ہے ' وہ تو خود وزیر اعظم مسٹر ایسکویتھہ کو بر سر مجلس بارہا ذلیل و رسوا کرچکی ہے ' اور پھر اتنا ہی اسکے طائر جرات کا سدرہ المنتہی نہیں ہے - وہ اس عرش عظمت و جلال تک بھی پرواز کرچکی ہے ' جو انگلستان کی دنیا میں احترام و اجلال کی آخرین منزل ہے !!

مسز نیلی ہال پولیس کے قبضے میں - کشمکش ' مقابلہ ' اور بالاخر شکست !

پادشاہ کے ساتھہ گستاخانہ جرات کی ابتدا تو اس سرفروشانہ اقدام سے ہوتی ہے جو ایک اقتراعیہ نے گھڑ دوڑ کے میدان میں دکھلایا تھا ' اور شاہی گھوڑے کو پکڑنے کی لاحاصل کوشش میں اپنی جان تک گنوا دی تھی ' مگر اسکے بعد ایک دوسرا واقعہ پیش آیا جسکے متعلق انگریزوں کا خیال ہے کہ " وہ مہذب دنیا کی نظروں میں انگریز عورت کی گستاخی اور بد تہذیبی کا ایک شرمناک ترین منظر ہے " - شاید ایسا ہی ہو !

ڈرائنگ روم کا شاہی دربار تھا - شاہ اور ملکہ رونق افروز تھے ' اور درباری باری باری سے گذر رہے تھے - کوئی گیارہ بجنے والے تھے کہ لیڈی ٹاون شینڈ اپنی ہمشیرہ مسز والٹرویڈ کی طرف سے مراسم دربار ادا کرکے ہٹیں ' اور انکے بعد لیڈی بلوم فیلڈ مع اپنی دونوں لڑکیوں کے آگے بڑھیں -

لیڈی بلوم فیلڈ شاہ کے حضور آداب بجا لاچکی تھیں اور ملکہ کے لیے جھکنے والی ہی تھیں کہ یکایک ایک شیریں اور پر از نغمہ و موسیقیت آواز بلند ہوئی ' اور تمام دربار حیرت زدہ ہوگیا :

" یور مجیسٹیز ! خدا کے واسطے !! .... "

لیڈی بلوم فیلڈ نے مڑکے دیکھا تو انکی لڑکی گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی ہے' اور دونوں ہاتھہ شاہ اور ملکہ کے آگے پھیلا ہوے ہے !

یہ منظر دیکھکے وہ گھبراہٹ میں پیچھے مڑی - اتنے میں اسکی دوسری لڑکی نے بڑھکے اپنی بہن کا ہاتھہ پکڑلیا - جب تک سر ڈی - ڈاسن بھی آ گئے جو لارڈ چمبرلین کے ساتھہ شاہ کے بائیں جانب کھڑے تھے - ان دونوں نے چند دیگر اشخاص کی مدد سے مس بلوم فیلڈ کو اسطرح باہر نکالا کہ کچھہ تو لوگوں کے ہاتھہ میں

تهي اور کچهه زمين پر کهنچتي چلي جاتي تهي - انهي کے ساتهه ساتهه ليڌي بلوم فيلڌ اور انکي همشير بهي باهر نکل آئيں -

بيان کيا جاتا هے که اس راقعه پر شاه يا ملکه نے چنداں توجه نه کي - دربار اس طرح اپني حالت پر رها گويا کچهه هوا هي نهيں - چنانچه جو لوگ پيچهے تهے جب انهوں نے مس بلوم فيلڌ کو مع اپني رالده اور همشيره کے اسطرح جاتے ديکها تو وه سمجهے که يه بے هوش هوگئي هے -

يه بيانات هيں جو شائع کيے گئے هيں ' ليکن اصلي راقعه اب اسقدر مختلف اور مخفي هوگيا هے که کچهه نهيں کهلتا ' صورت حال کيا پيش آئي تهي ؟

(ايک تاريخي کليسا)

يه دن انگلستان کے ليے ايک منحوس و نامبارک دن تها ' کيونکه ايک طرف تو دربار کي اسطرح توهين هوئي - دوسري طرف وه اپنے ايک نهايت تاريخي و ديني سرمايه سے محروم هوگيا -

اقتراعي عورتوں نے ڌربي شائر کے مشهور اور تاريخي گرجے ميں آگ لگا دي - ريورينڌ جان رهاليٿيکر اسکے ريکٹر (ايک مذهبي عهده هے) بلاے گئے - ڌربي کا آگ بجهانے والا انجن بهي آيا ' مگر کيا حاصل ؟ چهت گرچکي تهي ' شعلے هوا ميں بلند هو هو کے گاؤں بهر ميں آتشزدگي کا اعلان کر رهے تهے - آفتاب طلوع هوا تو لوگوں نے اس عظيم الشان تاريخي کليسا کي سوخته اور برهنه ديواريں ديکهيں - مشهور طبيعي چارلس ڌارون ' اسکے چچا کي يادگاريں ' اور انکے علاوه اور جسقدر آثار عتيقه اس کليسا ميں موجود تهے ' سب کے سب جلکر خاک سياه هو گئے - وه پرانا خوشنما پرده جو اس کليسا کے آثار محفوظه ميں ايک نهايت ممتاز يادگار تهي ' وه قديم کتابيں جنکو اهل شائر نهايت تقديس و احترام کي نظر سے ديکهتے تهے اور جو پڑهنے کے ڌيسک ميں رکهي رهتي تهيں ' وه اسکي عظيم الشان محکم ' خوبصورت عمارت جسکو ديکهنے کيليے سياح آتے تهے ' آه ! سب برباد هو گئے ! عورت ' نازک ' حسين ' دلربا ' محبت طلب عورت نے سب برباد کر ديا ! کليسا کي عمارت نارمن طرز تعمير کي ايک خاص يادگار تهي - اگرچه اس عهد کي بني هوئي چيزوں ميں سے صرف ايک جنوبي دروازه هي باقي رهگيا تها ' مگر وه بهي کچهه کم با عظمت نه تها - اس دروازه کے متعلق اثريين (آرکيا لوجسٹس) کا اندازه تها که وه سنه ۱۱۵۰ ع کا بنا هوا هے -

مگر اس تذکره سے کيا حاصل ؟ "عورت" اب بربادي و هلاکت کي ديبي بنگئي هے - وه سب کچهه جلاديگي ! سب کچهه برباد کرديگي !

(گيلري)

تصاوير کے عجائب خانوں اور گيلريوں پر تو اتنے حملے هو چکے هيں که اب معمولي حملوں کا تذکره کوئي خاص دلچسپي نهيں رکهتا - ليکن هم جس راقعه کا ذکر کرنا چاهتے هيں وه اس عام حکم سے مستثني هے - کيونکه اسکے ساتهه ايک خط بهي ملا هے جو اقتراعيات کے جذبات و حيات کا ايک عبرت انگيز آئينه هے -

بونڈ اسٹريٹ ميں مصنوعات نفيسه کي ايک گيلري هے جو " ڌور گيلري " کهلاتي هے - هفته کي ڌاک ميں ايک کم سن اور حسين عورت اپنے گون ميں ايک کلهاڑي چهپاے هوے آئي ' اور نظر بچا کے دو تصويروں کو کلهاڑي سے کهرچ ڌالا - ان دونوں تصويروں ميں سے ايک کا نام " مجروح عشق " تها - يه بارٹولوزي نامي مشهور مصور کي کنده کاري (انگريوينگ) کا نمونه تهي ' اور بالاخر اسي حسن کے هاتهوں مجروح هوئي جو دنيا ميں عشق کا حريف قديم هے !

دوسري ڌرينڈ کيسلي رينلس کي تصوير تهي - اس پر آبي رنگ (واٹر کلر) تها - يه تصوير جان شيپليڌ کے زور قلم کا نتيجه تهي اور سو پونڌ ميں خريدي گئي تهي - گيليري کے نگران و مهتمم کو کسي طرح اسکا علم هوگيا - اس نے اپنے حسين مجرم کو پکڑ لينا چاها - ليکن يهاں حسن کا ظهور ويسا نرم و لطيف نه تها جيسا که ابتک رها هے - عورت کے پوري طرح گرفت ميں آنے سے پہلے ايک نهايت سخت کشمکش هوئي ' حتی که غريب گيلري کا مهتمم زخمي هو گيا !

جسکا تو قاتـــل هـــو اسکے واسطے
کونسي لذت هے خنجر سے لذيذ !

يه عورت مارلو اسٹريٹ کے مجسٹريٹ کي عدالت ميں حاضر کي گئي - گواهي ميں زخمي مهتمم نے تفصيل کے ساتهه بيان کيا که کيونکر اس نے گيلري کے جنوبي و مغربي حصے ميں شيشه توڑنے کي آواز سني ' اور جب وه آيا تو اس نے ديکها که ايک هاتهه کلهاڑي ليے شيپليڌ کي تصوير کے پاس متحرک هے - پهر آپ آگے ديکهيے کس طرح عورت نے کلهاڑي اس پر بهي اٹهائي مگر اس نے نهايت هشياري سے کام ليا اور فوراً ٹوٹ پڑنے کے بدلے دريافت کيا که اس نے يه حرکت کيوں کي ؟ جسکے جواب ميں عورت نے کها که بس يهي ايک راسته هے جو همارے واسطے اب باقي رهگيا هے -

اس نے کها که دوسري تصوير بهي خراب هوگئي هے -

اسکے بعد ايک خط اسي گيلري ميں پڑا ملا جسکا مضمون يه تها :

" اگر تم ان حرکتوں کو روکنا چاهتے هو تو همارا انصاف کرو - هم اپنے مطالبه سے دست بردار هونے سے پہلے اپني جان ديدينے کے ليے تيار هيں - هم تمام دروازوں کو کهٹکهٹا چکے هيں ' اور هر جگهه سے مايوس هوکے ادهر آئے هيں - بيشک هم گذشته زمانے ميں بهت هي زن نما تهے مگر همارا وه دور ختم هوگيا - اب هم مردوں سے بهي بهتر جنگ کے ليے تيار هيں - تم همکو قتل کرنے کا حکم ديسکتے هو ' ليکن همارے مرنے سے هماري تحريک مرده نهيں هوسکتي - اگر هم ميں سے ايک مرجائيگي تو اسکي جگهه دس بهنيں اور پيدا هوجائينگي - ميں (يعني کاتبۂ خط) بهي جنگ ميں شريک هوگئي هوں "

(خانقاه ويسٹ منسٹر)

ليکن ان سب ميں بربادي کي شديد ترين کوشش وه تهي جو حال ميں کي گئي هے - خانقاه ويسٹ منسٹر اپني اهميت و عظمت کے لحاظ سے انگلستان کي سب سے بڑي خانقاه هے - يهي جگهه هے جهاں کے کليسا ميں شاه انگلستان کي تاجپوشي هوتي هے -

اس ميں ايک بمب کا گولا رکها گيا تاکه اسکي عمارت کا خاتمه کردے - حسن اتفاق سے اسکي ساخت نامکمل رهگئي تهي ' اسليے وه ناقص طور پر پهٹا ' اور خانقاه کي بهترين اشياء مثلاً سکون کا پتهر ' تاجپوشي کي کرسي ' شاه ايڌورڌ کنفيسر کا چيپل وغيره ' بچ گئے - ورنه يه تمام عظيم الشان يادگاريں دهواں بنکر اڑ جاتيں ' اور اس عظيم الشان عمارت کے بهترين حصے بهي گر کر ريزه ريزه هو جاتے !

ادبیات

اســـوۂ حســـنــہ

هجرۃ نبوي (صلی اللہ علیہ و سلم)

جب کہ آمادۂ خوں هوگئے کفـــار قریش ' * لاجرم ســرور عالـــم نے کیا عـــزم سفـــر
کوئي نوکر تھا ' نہ خادم ' نہ برادر ' نہ عزیـــز ' * گھر سے نکلے بھي تو اس شان سے نکلے سرور !
اِک فقـــط حضرت بوبکـــر تھے همراہ رکاب * اُن کي اخلاص شعاري تھي جو منظور نظـــر
رات بھر چلتے تھے ' دن کو کہیں چھپ رهتے تھے ' * کہ کہیں دیکھـــہ نـــہ پائے کوئي آمادۂ شـــر
چونکہ سو اونٹ کا انعام تھا قاتل کے لیے ' * آپ کے قتـــل کو نکلے تھے بہت طالب زر
انھي لوگوں میں ســـراقہ خلف جعشم تھے * جن کو فاروق [۱] نے کرے کے پنھاے تھے گھر
تین دن رات رهے ثور کي غاروں میں نہاں * تھا جہاں عقرب و افعي کي حکومت کا اثر
بیم جان ' خوف عدو ' ترک غذا ' سختی راہ ' * اِن مصایب میں هوئي اب شب هجرت کي سحر

* * *

یاں مدینے میں هوا غل کہ رسول آتے هیں * راہ میں آنکھـــہ بچھـــانے لگے ارباب نظـــر
لڑکیاں گانے لگیں دوق میں آکر اشعـــار * نغمہ هاے " طلع البدر " سے گونج اٹھے گھر
ماں کي آغوش میں بچے بھي مچل جانے لگے ! * نازنینان حـــرم بھي نـــکل آئیں باهـــر !
آل نجـــار [۲] چلے شہر سے هوکـــر تیـــار * زرہ و جوشن و چار آیینۂ و تیغ و سپر !

* * *

دفعتـــاً کوکبـــۂ شـــاہ رســـل آپہنچـــا * غل هوا : صـــل علی خیـــر اناس و بشـــر
جلوۂ طلعت اقـــدس جو هوا عکس فگـــن * دفعتاً تار شعاعي تھـــا هر اِک تار بصـــر
طور سے حضرت موسی کي صدا آتي تھي : * آج ایک اور جھلـــک سي مجھے آتي ہے نظر !

* * *

سب کو تھي فکر کہ دیکھیں یہ شرف کسکو ملے * میہمان هوتے هیں کس اوج نشیں کے سرور ؟
سینے کہتے تھے کہ خلوت کدہ دل حاضر ہے ! * آنکھیں کہتي تھیں کہ در آرر بھي طیار هیں گھر !

* * *

هاں مبـــارک تجھے اے خاک حـــریم نبوي * آج سے تو بھي هوئي خاک حرم کي همسر !

صـــل یا رب ' علی خیـــر نبـــي و رســـول !

صـــل یا رب ' علی افضـــل جـــن و بشـــر !

[۱] جب ایران فتح هوا اور کسری کے ملبوسات اور موتیوں کے هار غنیمت میں هات آے تو حضرت عمر نے حضرہ سراقہ کو پہنا کر دیکھا تھا - کیونکہ یہ بہت جامہ زیب تھے -

[۲] نجار کا خاندان آنحضرت سے ننھالي رشتہ رکھتا تھا -

هوائی ریل

(ایک گهنٹہ میں ۳۰۰ میل کی رفتار)

ایک عظیم الشان اختراع

قوۃ دفع کے نتائج محیرہ

فرانس کے ایک مشہور مخترع و موجد نے ایک ایسی ریل طیار کی هے جو موجودہ صدی کا سب سے بڑا محیر العقول معجزۂ علم سمجهی جائیگی - فاصلے کی تکالیف کو دور کرنے اور وقت کی طاقت کو مغلوب کرنے والے آلوں میں کوئی بهی اس ریل کا مقابلہ نہیں کرسکتا - یہ ایک معلق هوا پر چلنے والی ریل هے جو فی منٹ ۵ میل تک مسافت طے کریگی -

عام ریلوں کی طرح اسمیں سٹیم سے مدد نہیں لی گئی هے - جس طرح یورپ میں سٹیم کی جگہہ برقی طاقت سے اب بکثرت کام لینے لگے هیں اور اس کو هر جگہہ قدرت کی سب سے بڑی طاقت تسلیم کرتے هیں' اسی طرح هوائی ریل میں بهی برق هی کا دست اعجاز کام کرتا هے -

اس ریلوے کا نام (Lavitated Railway) هے - اسکا موجد ایک فرانسیسی هے جسکا پورا نام عمائل بیشیل (Emile Bachelet) هے - بیشیل ۲۲ سال تک امریکا کے سرکاری محکمہ تعمیرات میں ملازم رهچکا هے -

(۲۲ - سالہ جهاد علمی)

بیشیل کو ایک بار خیال هوا کہ اگر هم ثقل کو اسطرح اپنے اختیار میں کرنا چاهیں کہ وہ وسط هوا میں بغیر کسی محسوس سهارے کے معلق رهے تو ایسا کیونکر کرسکتے هیں؟ اس خیال میں وہ ۲۲ سال تک غلطاں و پیچاں رها - گو اسکی جد و جهد سخت عرقریز و جانفشاں' اور اسکے مقابلے میں نتائج همیشہ مایوس کن اور همت شکن رهے' تاهم اس نے کبهی بهی سررشتۂ صبر و استقلال هاتھ سے نہ دیا اور اپنی کوششوں کو برابر جاری رکها - یہاں تک کہ بالاخر وهی هوا جو هر مستقل اور مسلسل کوشش کے لیے وعدہ کیا گیا هے' یعنی فرانسیسی اخبارات نے اسکی کامیابی کا اعلان ایک غلغلہ انداز مضمون کے ذریعہ کردیا!

(ایجاد کی روح)

قدرت نے مقناطیس میں قوت دفع و جذب' دونوں رکهی هیں جنکو اصطلاح میں علی الترتیب (Attraction) اور (Repulsion) کہتے هیں -

یعنی جس طرح مقناطیس اپنی کشش کی طاقت سے کسی شے کو اپنی طرف کهینچ سکتا هے' اسی طرح اسے پیچهے بهی هٹا سکتا هے -

انسان نے مقناطیس کی قوت جاذبہ کو دریافت کرلیا اور اس سے فائدہ بهی اٹهایا - چنانچہ قطب نما اسی کا صدقہ هے جسکی برکت سے بڑے بڑے طوفاں خیز اور ناپید کنار سمندروں کے قلب کو چیرتے

هوے جہاز گزر جاتے هیں - لیکن اسکی قوت دافعہ عرصے تک مخفی رهی - بعضوں کو علم هوا بهی تو بیشیل سے پہلے کسیکو اس سے فائدہ اٹهانیکی توفیق نہ ملی -

بیشیل پہلا شخص هے جس نے اس معطل قوت کی طرف توجہ کی' اور ۲۲ سالہ شب' هاے انتظار اور روز هاے امید پر ماتم کرنے کے بعد وہ آج تمام عالم سے خراج تحسین لے رها هے! - فنعم اجر العاملین!

(ریل کا نظام)

بیشیل کی ریل میں نہ تو انجن هوتا هے اور نہ معمولی پہیے هیں' نہ دندانہ دار پہیوں کا کوئی مربوط باهم [illegible] سلسلہ هے اور نہ وہ احتکاک (رگڑ) جو بیجان جسم میں حرکت پیدا کردیتی هے -

پهر یہ ریل کیونکر چلتی هے؟

گاڑی ایک پٹری پر رکهی رهتی هے - اس پٹری میں خم هوتے هیں جنمیں مقناطیس کی قوت دافعہ بهری هوتی هے - جب چلانا مقصود هوتا هے تو ایک بٹن کو دبا دیتے هیں' جسکے بعد قوت دافعہ کی رو گاڑی میں ساری هوجاتی هے اور گاڑی اسکے دهکے سے هوا میں بلند هو جاتی هے - گاڑی کے هوا میں بلند هونے کے بعد قوت دافعہ کا کام ختم هوجاتا هے -

لیکن صرف گاڑی کے اچهل جانے سے نہ تو اصلی مقصد پورا هو سکتا هے' اور نہ اسکے لیے یہ ایجاد کسی قابل تحسین اعجوبگی یا ندرت کی مستحق هے - اسلیے در حقیقت ایجاد کا اصلی کمال اسکے بعد سے شروع هوتا هے -

موجد نے یہ انتظام کیا هے کہ گاڑی کے هوا میں بلند هونے کے بعد اسے معاً برقی رو ملجاتی هے جسکے سهارے پر وہ تهمی رهتی هے' لیکن دیکهنے والا کو یہ سهارا نظر نہیں آتا -

لیکن برقی رو بهی صرف اسیقدر کر سکتی هے کہ اسے گرنے نہ دے - آگے بڑهنے کا سوال پهر بهی باقی رهجاتا هے -

اسکے لیے موجد نے یہ انتظام کیا هے کہ تهوڑے تهوڑے فاصلہ پر سولینائڈ رهتے هیں - یہ سولینائڈ مقناطیس کے هوتے هیں - گاڑی کی رفتار جب مزید قوت کی طالب هوتی هے تو فوراً ان میں قوت پہنچائی جاتی هے' اور اس قوت کی وجہ سے گاڑی برابر آگے بڑهتی رهتی هے -

(هوائی ریل کا نمونہ)

لندن کے عین وسطی حصہ میں ایک عالیشان عمارت کے اندر هوائی ریل کا نمونہ رکها گیا هے - گریفک کا نامہ نگار خاص اپنے مشاهدہ کو نہایت دلچسپ طرز سے بیان کرتا هے - یہ نمونہ هلکا سا قریباً ۲۰ سیر پختہ وزن کے برابر هوگا - اسکی گاڑیاں سگار کی طرح گاؤدم شکل کی هیں تاکہ حرکت کے وقت هوا سے زیادہ رگڑ نہ پیدا هو - گاڑیاں زمین سے دو فٹ فاصلے پر برقی [illegible] کی پیچ در پیچ تاروں کے سهارے پر قائم رهتی هیں - جب برقی بٹن کو

دباتے ہیں تو موراً گاڑیاں الیومینیم کے تاروں سے علحدہ ہوکر ہوا میں معلق ہوجاتی ہیں - اس کے بعد آلۂ دافع (پروپیلر) کے ذریعہ حرکت کیجاتی ہے، پھر اسطرح اس تیزی سے دوڑنے لگتی ہیں کہ انسانی نظر ان کا پیچھا نہیں کرسکتی -

(شرح رفتار)

اس قسم کی ریل گاڑیوں میں نہ تو خود گاڑیاں کوئی وزن رکھتی ہیں، نہ سڑک کوئی مقاومت (Resistance.) کرتی ہے، اور نہ پہیوں اور پٹری کی رگڑ کا جھگڑا ہے - اسلیے یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ رفتار کی سرعت کا دار و مدار صرف ہوا کی مقاومت پر ہے - جہاں ہوا کا دباؤ اور Pressure یا تصادم کم ہوگا، وہاں یقیناً اسکی رفتار بھی زیادہ ہوگی اور جہاں یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک زیادہ ہوگی، اسی کے تناسب سے رفتار میں بھی کمی ہوتی جائیگی -

خیر، یہ تو اصولی بحث تھی - سوال یہ ہے کہ اسوقت تک اسکی رفتار کا اوسط کیا رہا ہے ؟ اسوقت تک جسقدر تجربے ہوچکے ہیں انکی بنا پر موجد کا اندازہ یہ ہے کہ اس ریل کی شرح رفتار ۳ سو میل فی گھنٹہ ہوگی !

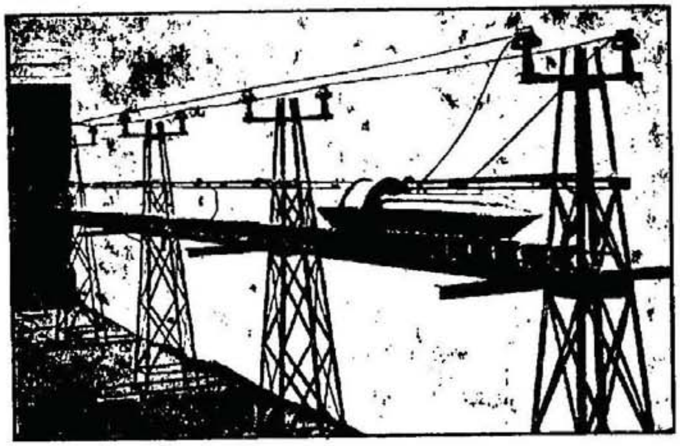

(مراسلات اور مسافر)

موجد نے اسوقت تک جو نمونہ پیش کیا ہے، وہ صرف نامہ بری کے لیے موزوں ہے - چنانچہ خود موجد کو بھی اس کا اعتراف ہے - وہ اس ریل کو صرف ڈاک کے لیجانے کے لیے پیش کرتا ہے، البتہ اسکا دعوی ہے کہ یہ نظام اصلاً مسافروں کے لیے جانے سے بھی عاجز نہیں ہے -

اسمیں کسیقدر اضافہ و ترمیم کی ضرورت ہوگی - اسکے نزدیک جن گاڑیوں پر مسافروں کو لیجانا ہو، اُن میں ایک پٹری کے بدلے دو پٹریاں اور سوالے نائد کے بدلے آلۂ محرک Motor اور ہوائی دافع Aerial propellor لگانا چاہیے -

(پیرس سے سینٹ پیٹرزبرگ دس گھنٹوں میں)

ہوائی ریل کے ذریعہ پیرس سے پیٹرز برگ میں (جن کا باہمی فاصلہ ۳۰۰۰ میل ہے) صرف - ۱۰ گھنٹے کے اندر جاسکتے ہیں - اسی طرح ہوائی ریل لنڈن سے برگٹن تک ۵ گھنٹوں میں پہنچ جائیگی - پلائی موتھہ سے ایک خط کا جواب تین گھنٹہ کے اندر آسکیگا ۔

(ہوائی ریل کا مستقبل)

اس کا موجد اس بات کا مدعی ہے کہ اگر پروپیلر مضبوط ہو اور برقی طاقت کافی پیمانہ پر طیار ہوسکے، تو ہوائی ریل کے ذریعہ فی گھنٹہ ۶۰۰ میل تک جاسکتے ہیں، یعنی اسکی رفتار ایک منٹ میں ۱۰ میل ہوگی - اس کا خرچ بھی بہت کم ہوگا - یعنی ۳۰۰ میل تک آدہ سیر وزن لے جانے میں صرف ۲ پیسہ خرچ ہوتا ہے -

(تین تصویریں)

اس مضمون کے ساتھہ تین تصویریں دی گئی ہیں :

(۱) پہلی تصویر میں اس ریل کے داخلی آلات دکھلائے گئے ہیں - ماسٹر کیتھہ آلدرٹن نامی ایک بچہ بٹھا دیا گیا ہے - کیونکہ ابھی ریل اسقدر چھوٹی ہے کہ بڑے آدمی کی اسمیں گنجایش نہیں

(۲) دوسری تصویر " گرافک " لنڈن کے نامہ نگار نے بنا ئی ہے، اس سے ریل کی بیرونی شکل کا جو مثل سگار کے گاؤ دم ہے، اندازہ کیا جا سکتا ہے - اگر ریل لنڈن میں جاری ہوئی تو اسکی صورت ایسی ہوگی-

(۳) تیسری پیرس کے رسالہ " السٹریشن" سے نقل کی گئی ہے جو اس ریل کے نمونے کی اصلی تصویر ہے، اور خود موجد نے شائع کی ہے -

(مسئلہ قیام الہلال)

آج الہلال مورخہ ۱۳ و ۲۰ ماہ مئی سنہ ۱۹۱۴ع کا ڈبل پرچہ ملا - پہلے ہی صفحہ پر شذرات کے ضمن میں جو نوٹ مسئلہ قیام الہلال کی نسبت تھا، اُسے پڑھکر از حد بیقرار ہوں، مگر کیا کروں مجبور ہوں - آپ کسی کو اس کار خیر میں حصہ لینے کا موقعہ دیتے ہی نہیں-

آپنے جو دو ہزار نئے خریداروں کے واسطے لکھا ہے تو اول تو یہ تعداد اگر برابر کوشش کیجاے جب بھی نہیں عرصہ میں جاکر پوری ہوگی، کیونکہ حق و صداقت کے جویاں صادق اور سچے دل والے لوگ بہت کم ہونگے - اور اگر خریدار ہو بھی جائیں، تو یہ معلوم نہیں کہ وہ دائمی خریدار ہیں یا عارضی ؟

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت ہیں اُنہی کو بذریعہ الہلال اطلاع دیکر قیمت ڈیوڑھی یا دوگنی کردینے کی خبر دیدینی چاہیے - میں اُمید رکھتا ہوں کہ جتنے خریدار اس وقت الہـــلال کے موجود ہیں وہ انشاء اللہ تعالی بڑی خوشی اور رضا و رغبت کے ساتھہ اضافۂ قیمت کو منظور کرکے قیمت ادا کردینگے -

میری عرض کرنے کی کچھہ ضرورت نہ تھی، جن جن اشخاص نے الہـــلال دیکھا ہوگا وہ جانتے ہونگے، اور آپ بھی اچھی طرح واقف ہیں - بے شک دعوۃ دینی اپنی پہلی منزل سے گذر چکی ہے - لیکن اسکا قیام و استحکام صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ تعلیمات برابر جاری رہیں اور ترغیب و تحریص کا سلسلہ نہ ٹوٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الہلال کو قائم و برقرار رکھے اور اوسکے دلی ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان، معرفت محمد ابراہیم، ٹھیکہ دار

از کلو - ایس - ایس - برما

مراسلات

اعلان از جانب خدام کعبه

میں حسب الحکم جناب خادم الخدام صاحب به اجلاس ارکان اصلیه یه درخواست کرتا هوں که جو جو برادران ملت امسال حج بیت الله شریف کو اپنے اپنے اخراجات سے تشریف لیجانیوالے هیں - وه براه کرم انجمن کے دفتر کو جسقدر جلد ممکن هو اطلاع دیں که وه کس وقت روانه هونیوالے هیں ؟ یہاں یه تجویز زیر عمل ھے که اُن حضرات کا جو انجمن میں داخل هوچکے هیں ایک منتخب وفد بدیں غرض ترتیب دیا جائے که وه دوران سفر کے کل حالات و ضروریات پر حسب منشاء انجمن خدام کعبه ایک ایسی تحقیقات فرمائے جو انجمن کو آئنده خدمات کے لیے مشیر راه کا کام دے - نیز جناب شریف مکه اور افیسران دولت عثمانیه سے تبادلۂ خیالات کرکے صاف صاف بتلائے که حجاج و زوار کو کس کس قسم کی تکالیف و ضروریات سے سابقه پڑتا ھے ' اور اُنکے دفع کرنے اور آسانیاں بهم پہنچانے کے کیا ذریعے اور وسائل هوسکتے هیں ؟ اس وفد کی ترتیب کے متعلق بہتر صورت یه هوسکتی ھے که جب جانیوالے حضرات کے نام معلوم هوجائیں تو اُن میں سے چند پرجوش ' جفا کش ' هر معامله پر غائر نظر ڈالنے اور هر معامله کی حقیقت دریافت کرنیوالے حضرات کا انتخاب عمل میں لایا جائے ' اور اُنکو پہلے دهلی شریف لانے اور باهم مشوره کرنے کی تکلیف دی جائے - یا اگر یه ممکن نہو تو ایک وقت و تاریخ مقرر کی جائے تاکه بمبئی میں اس وفد کی ترتیب اور انتخاب ممکن هوسکے -

میں حسب الحکم ارکان اصلیه به تعمیل فقره نمبر ٥ روئداد مذکور الصدر ۲٦ جون سنه ۱۹۱۴ ع کو بمبئی بدیں غرض حاضر هوگیا هوں که حجاج و زوار کے واسطے دوران ایام قیام بمبئی میں خرید ٹکٹ وجاے قیام و روانگی وغیره میں انجمن کی جانب سے مع دیگر شیدائیوں کے اپنی خدمت بجا لاؤں - انجمن خدام کعبه کی جانب سے گورنمنٹ بمبئی حج کمیٹی کی خدمت میں ایک مراسله بدیں استدعا بهیجدیا گیا ھے که انجمن کی خدمات سے فائده اُٹھایا جائے - پس امیدوار هوں که جانے والے حضرات جس قدر جلد ممکن هوسکے اپنے اپنے ارادوں سے دفتر کو مطلع فرمادیں -

شوکت علی بی - اے - معتمد انجمن خدام کعبه
جمعیت اصلیه دهلی

(بمبئی کا پته :- نمبر ۱۳ اسپلینڈ روڈ - مکان انریبل سر فاضل بهائی کریم بهائی - بمبئی)

اپیل برائے وظائف

هماری قوم کو ابهی پورے طور سے معلوم نہیں ھے که علیگڈه کالج میں صدها طلبا نے جو اعلی تعلیم حاصل کی ھے ان میں بہت بڑی تعداد ایسے طلبا کی ھے جنکو اگر کالج اور کانفرنس سے مالی مدد نه دی جاتی تو وه علم کی نعمت سے قطعاً محروم رہ جاتے - انجمن " القرض " اور آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جسقدر آمدنی قوم کے روشنضمیر اصحاب کی فیاضی کی بدولت هوتی رهی ھے اسکا بڑا حصه قوم کے هونہار غریب طلبا کی امداد میں صرف هوتا رها ھے ' جسکا نتیجه یه ھے که ملک کے تمام صوبجات میں قومی کالج کی تعلیم اور تربیت یافته نه صرف نظر آتے هیں بلکه با اثر اور با وقعت مدارج پر ممتاز هیں -

سر سید علیه الرحمة اور نواب محسن الملک مرحوم کے زمانه رهتا تها - لیکن اسکے بعد جب کانفرنس کے کام میں وسعت هوئی اور اسکی آمدنی میں اضافه هوا تو اسی میں سے وظائف کے لئے بڑا حصه صرف هوتا رها - لیکن سنه ۱۹۱۱ ع میں مسلم یونیورسٹی کیوجه سے کانفرنس کیلیے چنده قطعاً وصول نہیں کیا گیا ' اور سنه ۱۲ و ۱۹۱۳ ع میں جنگ بلقان اور عام قومی انتشار کے سبب سے کانفرنس کی آمدنی بہت کم هوئی - با وجود اسکے وظائف کی تعداد اور مقدار میں کمی نہیں کیگئی ' اور پچھلے سال تک تقریباً ایک هزار روپیه ماهوار وظائف پر صرف هوتا رها - لیکن گذشته تین سالوں میں چونکه آمدنی نہیں هوئی اسلیے یه خرچ اس رقم میں سے کیا گیا ' جو گذشته چهه سال میں پس انداز کی گئی تهی - مگر اب سب خرچ هوچکی ھے ' اور اب نه کانفرنس فنڈ میں گنجایش ھے ' اور نه وظائف فنڈ میں ' اور حالت یه ھے که کالج میں داخله کا وقت قریب آنے کی وجه سے درخواستوں پر درخواستیں طلباء کی چلی آرهی هیں ' اور ان میں بہت سے ایسے هیں جن کی اگر مدد نه کی جاے تو ان کو تعلیم ترک کرنا پڑیگی - میں عرصه سے ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی توجه اسطرف مبذول کررها هوں اور رؤسا کی خدمت میں عرضداشتیں بهیج رها هوں لیکن اسوقت تک کچهه نتیجه بر آمد نہیں هوا -

ممکن ھے که کسی کو یه خیال هو که یه مدد صرف ایک کالج کے لیے چاهی جاتی ھے ' اور مسلمانوں کی تعلیمی ضرورتیں سب جگه یکساں هیں - اگر کسیکا ایسا خیال هو تو وه قابل اصلاح ھے ' کیونکه علیگڈه کالج میں طلبه علیگڈه خاص کے تعلیم نہیں پاتے بلکه جو مدد دی جاتی ھے وه هندوستان کے کل صوبجات کے مستحق طلبه کو دی جاتی ھے - علاوه اسکے یه خوب سمجهه لینا چاهیے که تمام صوبجات کے هونہار طلبه کی خواهش هوتی ھے که وه علیگڈه کالج میں تعلیم پاویں - لیکن اگر ان کی مدد نه کی جاوے تو ان میں سے بہت سے ناکام رهتے هیں - اسلیے اس کالج کے غریب طلبا کی مدد کرنا فی الحقیقت کل ملک کے مسلمانوں کی تعلیم میں مدد کرنا ھے - آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اس کالج کے طلبه کی مدد اسی وجه سے کرتی که یه دار العلوم مرکزی ھے ' اور اسکے ذریعه سے کل صوبجات کے هونہار مسلمانوں کی مدد هوسکتی ھے - علاوه ازیں کانفرنس کے وظائف صرف کالج تک محدود نہیں هیں بلکه یه وظائف تمامی صوبجات میں اور مختلف کالجوں میں دیے جاتے هیں - اسوقت علاوه علیگڈه کے لاهور ' بریلی ' میرٹهه ' لکهنؤ ' اله آباد ' کلکته ' پونا بمبئی ' ناگپور ' جے پور - وغیره میں یه وظائف دیے جاتے هیں ' بلکه بعض طالبعلموں کو انگلستان کی تعلیم کے لیے بهی وظیفه دیا جاتا ھے - ماسواء اسکے وظائف کسی خاص تعلیم کے لیے مخصوص نہیں هیں ' بلکه آرٹ کی تعلیم انجنیری ' ڈاکٹری ' ٹریننگ وغیره کے لیے هر قسم کی مدد دی جاتی ھے - ان وجوه سے کانفرنس کے وظائف کو مقامی وظیفه خیال کرنا بالکل غلط ھے -

پس اب یه اپیل قوم سے کی جاتی ھے ' اور استدعا ھے که وظائف فنڈ کے لیے جو جس سے هوسکے وه جلد عطا کرے - اس مصرف سے بہتر هماری قوم میں اور مقاصد بہت کم هو سکتے هیں - بیسیوں درخواستیں رکهی هوئی هیں اور انکی منظوری کا انحصار اسی پر ھے که وظائف فنڈ میں کچهه روپیه وصول هو -

(آفتاب احمد آنریری جائنٹ سکریٹری آل انڈیا

تاریخ حیاتِ اسلامیہ

مسئلۂ قیام الہلال

اردو پریس اور کم ازکم اسلامي پریس میں صرف الہلال هي کو یه خاص شرف حاصل تها که اسکے مالک و اڈیٹر نے خدا کا نام لیکر بغیر اپیلین شایع کرنے اور بغیر طویل و عریض اشتهاري مضامین چهپوانے کے چپ چاپ اور یک بیک ایک نہایت سخت کڑے وقت میں :

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

الہلال جاري کر دیا اور اس مسخرانه قوت کے ساتهه جاري کر دیا که هندوستان کي اخباري دنیا میں اسکي نظیر ملني مشکل هے - مگر هماري بد بختي هے که تهوڑے عرصه سے الہلال میں بهي اس قسم کے مضامین نکلنا شروع هو گئے هیں جنسے معلوم هوتا هے که اسکي مالي حالت قابل اطمینان نهیں - حقیقت یه هے که الہلال کے مضامین " صدا بصحرا " کے ناظرین الہلال کے دل هلا دیے هیں' اور اس سلسله میں اڈیٹر صاحب کے آخري نوٹ نے جو الہلال کي ۱۳ اور ۲۰ - مئي کي یکجائي اشاعتوں میں شایع هوا هے ' دلوں پر اور بهي بجلي گرا دي هے - معلوم نهیں مولانا ناظرین الہلال کي اس محبت و الفت کا امتحان کرنا چاهتے هیں جو ان کو اپنے پیارے الہلال سے هے ' یا کوئي اور ایسي بات پیدا هو گئي هے که اب الہلال کي خدمت سے کناره کشي اختیار کرنا چاهتے هیں - بهر حال کچهه بهي هو مولانا کے اس خیال اور عذر سے تو کم از کم مجهے اتفاق نهیں که " پہلي منزل آپ طے کر چکے هیں ' احیاے ملت اور دعوت دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپني ابتدائي منزلوں سے گزر چکا هے .. .. اور الہلال کي دعوت نے اپنا پہلا کام پورا کر دیا هے "

میں نهیں جانتا الہلال سا اخبار هو ' اور پهر اسکي کمي اشاعت کي شکایت اور رونا هو ؟ اگر ایسا هے تو پهر صاف ظاهر هے که الہلال کا یه دعوا (که اس نے پہلي منزل اپنے کام کي ختم کرلي هے اور اب اسے دوسرے زیاده ضروري کاموں کي طرف جانا هے) بالکل غلط اور سراسر بے بنیاد هے - اگر قوم میں ابهي تک الہلال جیسے اخبار کو زنده رکهنے کي ضرورت کا احساس پیدا نهیں هوا ' تو میں کهونگا که الہلال نے ابهي پہلي منزل کیا معني پہلي منزل کا پہلا میل بهي طے نهیں کیا - " صدا بصحرا " جیسے زبردست مضامین شایع هوں' اور پهر دو هزار جدید خریدار مہیا نه هوں ؟

مسلمانوں کي سیاسي' ادبي' اور مذهبي زندگي میں انقلاب پیدا کرنے والے الہلال کي زندگي کا فیصله آینده جولائي اور اخیر جون میں کیا جایگا - دیکهیے اس دن هماري قسمت کا کیا فیصله هوتا هے ؟ لیکن میں قوم سے بالعموم اور ناظرین الہلال سے بالخصوص اپیل کرتا هوں که اس فیصله کي اهمیت کا وه خدا را بر وقت اندازه لگا لیں - اگرچه اڈیٹر صاحب نے اسقدر وعده فرمایا هے که وه ایک بار اور عام مشوره کرکے اپني راه اختیار کرینگے - لیکن اس سے بڑهکر شرمناک بات اور کیا هو سکتي هے که آینده جولائي تک مطلوبه تعداد جدید خریداران کي پوري نه هو؟ اس مشوره کي ضرورت هي پیش نهیں آئیگي اگر موجوده ناظرین الہلال تهوڑي سی کوشش اور توجه سے بهي کام لیں گے - خاکسار اس سلسلے میں چار خریدار الہلال کي نذر کرتا هے' اور اڈیٹر صاحب سے میري درخواست هے که آینده جولائي سے وه میرے نام ایک پرچے کي جگه جو اسوقت جاري هے' ۵ پرچے الہلال کے بهیجا کریں - امید هے که دیگر اصحاب بهي اس طرف فوراً توجه فرمائینگے ' اور مسئلۂ قیام الہلال جو اسوقت بے انتها تشویش اور پریشاني کا موجب هو رها هے خود بخود حل هو جائیگا - ورنه خدا نخواسته اگر الہلال بند هو گیا تو اس سے جو نقصان عظیم قوم کو برداشت کرنا پڑیگا ' اسکي تلافي کسي طرح ممکن نه هوگي -

الہلال اگر بوجه کمي اشاعت اور زیادتي اخراجات کے مزید مالي قربانیوں کا متحمل نهیں رها هے تو قوم کا فرض هے که وه اس باره میں الہلال کو هر طرح امداد دے اور هر ممکن کوشش الہلال کو زنده رکهنے کي جاے -

مقبول از کشمیر

رُخِ گلگوں کو بچایئے !

قدرتی حسن کیا ہے ؟ ایک احسان ہے - جسکا بہترین پیرایہ شکر گذاری - اسکی نگہداشت ہے - سرد ممالک کی مرطوب آب و ہوا ملنع نہو - تو نہو لیکن ہندوستان جیسے گرم ملک میں مروجہ پومیڈ یا اسپرٹ میں حل کیے ہوے رنگوں کا استعمال گلگوں رخساروں کے لیے جسقدر مضر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی فرمالیں -

تاج گلگونۂ عنبر - ہر قسم کی اسپرٹ - چربی اور رنگ کی آمیزش سے پاک ہے - اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ استعمال میں یہ انسانی چہرہ میں ملاحت - بالوں میں ملائمیت اور چمک - جلد میں ایک فطرتی جھلک پیدا کر دیتا ہے - اور مروجہ پومیڈ کی شیشی سے ڈیوڑھی مقدار میں - خوبصورت لیبل لگی ہوئی شیشی میں محفوظ ہے - قیمت فی شیشی پانچ آنہ (۵ر)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

خانہ زادِ چمن !

جس طرح نسیم سحری کا پہلا جھونکا - موجِ بوے گل سے ہم آغوش ہو کر ایک عالم کو مست الست کر دیتا ہے بعینہ اسی طرح تاج بخور عنبر کی تموجی حرکت شامۂ دماغ کو مسحور کر کے انسان کو از خود رفتہ کر دیتی ہے - اور اسے نہیں معلوم ہوتا کہ خود صحن چمن میں ہے - یا چمن ہی کسی کیمیائی قوت سے صحن دماغ میں منتقل ہو گیا ہے

اگر سنگھار میز کی دستکاریاں قدرتی حسن میں رعنائی اور ناز انداز اضافہ کرتی ہیں تو بلا مبالغہ تاج بخور عنبر کی شگوفہ کاری ایک ہی دیا سلائی سے سمند ناز پر تازیانہ بن جاتی ہے *

ایک اونس کے خوبصورت بکس میں جو مہینوں کو کافی ہے قیمت ۸ر

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

بہشتی قطرے !

ہندوستان کے باغ جنت کے چیدہ اور تازہ پھولوں کی روح بزم جلیس کے لیے کشت زعفران ایک نئی وضع کے نازک اور خوشنما شیشیوں میں سنہری ٹیوب کے اندر رکھی ہوئی تیر تحفہ خوشبوئیں ہیں - اور جو نہ صرف عطر پرستوں ہی کی محبوب ہیں - بلکہ ہر طبقہ کے باذاق اور نازک دماغ اصحاب حکام - اطبا - ایڈیٹرز - مشاہیر و اکابر انکو قدسیان ارم کا تحفہ سمجھتے ہیں *

تاج قطرۂ تسنیم — فی شیشی ایک ڈرام عہ

تاج روح شمیم — فی شیشی ایک ڈرام عہ

تاج موجِ نسیم — فی شیشی ایک ڈرام ۱۲ر

علاوہ خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (٨٣ : ١٨)
" وفي ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحر الحلال

في

مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(١) " الهلال " تمام عالم اسلامي ميں پہلا هفته وار رساله هے جو ايک هي وقت ميں دعوة دينيۂ اسلاميه کے احياء ' درس قرآن و سنت كي تجديد ' اعتصام بحبل الله المتين و وحدة كلمۂ امة مرحومه كي تحريک کا لسان الحال ' اور نيز مقالات علميه و فصول ادبيه ' و مضامين و عناوين سياسيۂ و فنيه کا مصور و مرصع مجموعه هے - اسکے درس قرآن و تفسير و بيان حقائق و معارف كتاب الله الحكيم کا انداز مخصوص محتاج تشريح نهيں - اسکے طرز انشاء و تحرير نے اردو علم ادب ميں دو سال کے اندر ايک انقلاب عام پيدا کرديا هے - اسکے طريق استدلال و استشهاد قرآني نے تعليمات الاهيه كي محيط الكل عظمت و جبروت کا جو نمونه پيش كيا هے ' وه اسدرجه عجيب و موثر هے كه الهلال کے اشد شديد و اعدى عدو مخالفين و منكرين تک اسكي تقليد كرنے كيليے ساعي هيں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هيں - اسکا ايک ايک لفظ ' ايک ايک جمله ' ايک ايک تركيب ' بلكه عام طريق تعبير و ترتيب و اسلوب و نسج بيان اس وقت تک کے تمام اردو ذخيره ميں مجددانه و مجتهدانه هے -

(٢) قرآن كريم كي تعليمات اور شريعة الالهيه کے احكام كو جامع دين و دنيا و حاوي سياست و اجتماعية ثابت كرنے ميں اسکا طريق استدلال و بيان اپني خصوصيات کے لحاظ سے كوئي قريبي مثال تمام عالم اسلامي ميں نهيں ركهتا -

(٣) وه تمام هندوستان ميں پہلي آواز هے جس نے مسلمانوں كو انكي تمام سياسي و غير سياسي معتقدات و اعمال ميں اتباع شريعت كي تلقين كي ' اور سياسي آزادي و حريت كو عين تعليمات دين و مذهب كي بنا پر پيش كيا - يهاں تک كه دو سال کے اندر هي اندر اسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے معتقدانه نكلوا ديا !

(٤) وه هندوستان ميں پہلا رساله هے جس نے موجوده عهد کے اعتقادي و عملي الحاد کے دور ميں توفيق الهي سے عمل بالاسلام والقرآن كي دعوت کا از سر نو غلغله بپا كرديا ' اور بلا ادنى مبالغه کے كہا جاسكتا هے كه اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار مشككين ' مذ مذبين ' متفرنجين ' ملحدين ' اور تاركين اعمال و احكام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبيل الله مخلص هوگئے هيں - بلكه متعدد بڑى بڑى آباديان اور شهر ايسے هيں جن ميں ايک نئي مذهبي بيدارى پيدا هوگئى هے : وذالک فضل الله يوتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم !

(٥) على الخصوص حكم مقدس جهاد في سبيل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالى نے اسکے صفحات پر ظاهر كيے ' وه ايک فضل مخصوص اور توفيق و رحمت خاص هے -

(٦) طالبان حق و هدايت ' متلاشيان علم و حكمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهيه و علوم نبويه غرضكه سب كيليے اس سے جامع و اعلى اور بهتر و اجمل مجموعه اور كوئي نهيں - وه اخبار نهيں هے جسكي خبريں اور بحثيں پراني هوجاتي هوں - وه مقالات و فصول عاليه کا ايک ايسا مجموعه هے ' جن ميں سے هر فصل و باب بجاے خود ايک مستقل تصنيف و تاليف هے ' اور هر زمانے اور وقت ميں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و كتب کے مفيد هوتا هے -

(٧) چهه مهينے ميں ايک جلد مكمل هوتي هے - فهرست مواد و تصاوير به ترتيب حروف تهجي ابتدا ميں لگا دى جاتي هے - ولايتي كپڑے كي جلد ' اعلى ترين كاغذ ' اور تمام هندوستان ميں وحيد و فريد چهپائي کے ساتهه بڑي تقطيع کے (٥٠٠) صفحات !

(٨) پہلي اور دوسري جلد دوباره چهپ رهي هے تيسرى اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقى رهگئے هيں تيسرى جلد ميں (٩٩) اور چوتهي جلد ميں (١٢٥) سے زايد هاف ٹون تصويريں بهي هيں ' اس قسم كي دو چار تصويريں بهي اگر كسي اردو كتاب ميں هوتى هيں تو انكي قيمت دس روپيه قرار دى جاتي هے -

(٩) با ايں همه قيمت صرف پانچ روپيه هے - ايک روپيه جلد كي اجرت هے -

بہت ممکن ہے کہ الھلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا ھوا تو پھر مکمل جلدوں کی قیمت بھی زیادہ ھو جائیگی

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑہ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بھی تعلیم جاری کردی جاتی ہے، اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہوچکی ہے - دہلی، لکھنؤ، کانپور، سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں، اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹٦ صفحات ہیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف باتا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیبیں

حصہ سویم روزہ، زکوۃ، قربانی، حج، منت، وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق، نکاح، مہر، ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں و سیرت و اخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا وی پی روانہ ہوگا، اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیرہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دار العلوم مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

پبلک کی دلچسپی و فائدہ رسانی

کا سامان بہم پہنچانا اور خالص ہمدردی کی سپرٹ میں ملک و قوم کی سچی خدمت بجا لانا اخبار " ہمدرد " کا اس کے یوم اجراء سے مقصد رہا ہے، اور اس مقصد کو زیادہ وسعت و سہولت کے ساتھہ انجام دینے اور ہر حیثیت و درجہ کے آدمیوں تک پہنچنے کی خاطر ہمدرد نے بجاے عربی ٹائپ کے یکم جولائی سنہ ۱۹۱۴ سے مقبول عام خط نستعلیق اختیار کیا ہے، جسمیں وہ بجلی کی طاقت سے چلنے والی لیتھو گراف مشینوں پر اعلی درجہ کے اہتمام سے چھاپا جاتا - اس تبدیلی رسم الخط کے باعث مضمون میں دگنی گنجایش پیدا ہوگئی ہے، اور ہندوستان و ممالک غیر کی ضروری تار برقیاں - سبق آموز رائیں اور دلچسپ و مفید علم مضامین زیادہ تعداد میں جلد سے جلد شائع کرنیکا موقعہ بہم پہنچا ہے - اس نئے - بہ ہی قیمت بھی پہلے کی نسبت بقدر نصف گھٹا دی گئی ہے، اور اب زیادہ استطاعت نہ رکھنے والے اصحاب بھی مقامی ایجنسیوں سے روزانہ " ہمدرد " ایک پیسہ فی پرچہ کے حساب سے خرید سکتے ہیں، اور ۱۲ روپیہ سالانہ - ٦ روپیہ ۸ آنہ ششماہی اور ۳ روپیہ ٦ آنہ سہ ماہی - چندہ معہ محصول ڈاک پر براہ راست دفتر سے منگا سکتے ہیں - آپ اپنے ہاں کی ایجنسی سے ایک پرچہ خرید کر، یا دفتر سے نمونہ منگا کر دیکھیں -

المشتہر

منیجر اخبار " ہمدرد " کوچۂ چیلاں دہلی

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.